قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

Online Edition

مدیر: ابوسعید

منگل 9/ اگست 2022ء | 11/ محرم 1444 ہجری قمری | 9/ ظہور 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:165

ارشادِ باری تعالیٰ

رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(ھود: 74)

ترجمہ: تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں اے اہل بیت! یقیناً وہ صاحبِ حمد (اور) بہت بزرگی والا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے میں چند دُعائیں پڑھنے اور روحانی آل میں شامل ہونے کی تلقین کی اور فرمایا:

’’ان دنوں میں یعنی محرم کے مہینہ میں خاص طور پر جہاں اپنے لئے صبر و استقامت کی ہر احمدی دعا کرے، وہاں دشمن کے شر سے بچنے کے لئے

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ

کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ پہلے بھی بتایا تھا کہ ہمیں یہ دعا محفوظ رہنے کے لئے پڑھنے کی بہت ضرورت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

کی دعا بھی بہت پڑھیں۔ درود شریف پڑھنے کے لئے میں نے گذشتہ جمعہ میں بھی کہا تھا پہلے بھی کہتا رہتا ہوں کہ اس طرف بہت توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے… ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی آل میں شامل فرمائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اصل مقام روحانی آل کا ہے۔ اگر جسمانی رشتہ بھی قائم رہے تو یہ تو ایک انعام ہے۔ لیکن اگر جسمانی آل تو ہو لیکن روحانی آل کا مقام حاصل کرنے کی یہ جسمانی آل اولاد کوشش نہ کرے تو کبھی اُن برکات سے فیضیاب نہیں ہوسکتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے منسلک ہونے سے اللہ تعالیٰ نے دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔

پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنے کی ضرورت ہے۔ جب بھی درود شریف پڑھیں اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم کس حد تک اس درود سے فیضیاب ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ کس حد تک زمانے کے امام کی بیعت میں آ کر قرآنِ کریم کی حکومت اپنے سر پر قبول کرنے والے ہیں۔ اللہ کرے کہ بزرگوں کے مقام کے یہ ذکر اور مخالفینِ احمدیت کی ہم پر سختیاں اور ظلم اور بعض حکومتوں کا ہم پر ان ظلموں کا حصہ بننا ہمیں پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والا ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 23/ نومبر 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- مردِ حق کی دُعا (منظوم)
- مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام اور اس کے مقاصد
- صحابہ رسولؐ اور ان کے بچپن نیز ان کی فدائیت کے واقعات
- بعض واقفین نو مربیان کی حضور انور سے ملاقات کی دلربا داستانیں
- فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ کی زندہ جاوید مثالیں

فرمانِ رسولؐ

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسنؓ اور حسینؓ سے نہ صرف حد درجہ محبت کرتے تھے بلکہ انہیں اولاد سے بھی بڑھ کر چاہتے تھے اور مختلف انداز میں اپنی محبت کا اظہار فرماتے۔ یہ اسی والہانہ محبت کا نتیجہ ہے کہ آپؐ نے حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہر عورت کی اولاد مرد کی جانب منسوب ہوتی ہے سوائے فاطمہ کے دونوں بیٹوں کے کہ ان کا ولی میں ہوں اور یہ میری جانب منسوب ہوتے ہیں۔

(المستدرك، كِتَابُ مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ، وَمِنْ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ حديث ٤٧٧٠)

ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِيْ

جس نے حسن اور حسین (علیہما السلام) سے محبت کی اس نے مجھ (آنحضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سے محبت کی اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔

(سنن ابن ماجه مقدمة المؤلف فَضْلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ حديث ١٤٣)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

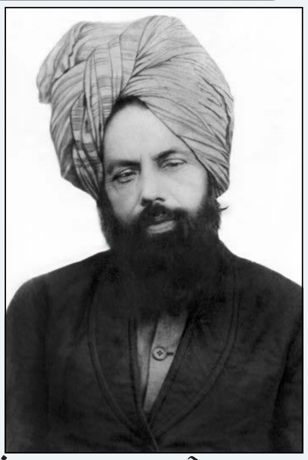

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امام حسینؓ کی تعریف میں فرماتے ہیں:

’’خدا کے پیاروں اور مقبولوں کے لئے روحانی آل کا لقب نہایت موزوں ہے۔ اور وہ روحانی آل اپنے روحانی نانا سے وہ روحانی وراثت پاتے ہیں جس کو کسی غاصب کا ہاتھ غصب نہیں کرسکتا اور وہ اُن باغوں کے وارث ٹھہرتے ہیں جن پر کوئی دوسرا قبضہ ناجائز کر ہی نہیں سکتا… حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما خدا کے برگزیدہ اور صاحبِ کمال اور صاحبِ عفّت اور عصمت اور ائمۃ الہدیٰ تھے۔ اور وہ بلاشبہ دونوں معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آل تھے… سو اہلِ معرفت اور حقیقت کا یہ مذہب ہے کہ اگر حضرت امام حسین اور امام حسن رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفلی رشتہ کے لحاظ سے آل بھی نہ ہوتے تب بھی بوجہ اِس کے کہ وہ روحانی رشتہ کے لحاظ سے آسمان پر آل ٹھہر گئے تھے وہ بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی مال کے وارث ہوتے۔ جبکہ فانی جسم کا ایک رشتہ ہوتا ہے تو کیا روح کا کوئی بھی رشتہ نہیں؟ بلکہ حدیث صحیح سے اور خود قرآنِ شریف سے بھی ثابت ہے کہ روحوں میں بھی رشتے ہوتے ہیں اور ازل سے دوستی اور دشمنی بھی ہوتی ہے۔ اب ایک عقلمند انسان سوچ سکتا ہے کہ کیا لازوال اور ابدی طور پر آلِ رسول ہونا جائے فخر ہے یا جسمانی طور پر آلِ رسول ہونا جو بغیر تقویٰ اور طہارت اور ایمان کے کچھ بھی چیز نہیں۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہم اہلِ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان کرتے ہیں۔ بلکہ اس تحریر سے ہمارا مدّعا یہ ہے کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی شان کے لائق صرف جسمانی طور پر آلِ رسول ہونا نہیں کیونکہ وہ بغیر روحانی تعلق کے ہیچ ہے۔‘‘

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 364 تا 366 حاشیہ)

اطفال الاحمدیہ کا وعدہ

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین اسلام اور احمدیت قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ ہمیشہ سچ بولوں گا، کسی کو گالی نہیں دوں گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دربارِ خلافت

’’میں تو تین دن تک اس مادی دنیا سے بالکل منقطع تھا (مسٹر تورے علی)‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر آئیوری کوسٹ سے ایک مہمان تورے علی (Toure Ali) صاحب تھے۔ یہ سپریم کورٹ کے جج ہیں اور پہلے وزارتِ ثقافت میں کیبنٹ ڈائریکٹر کے طور پر لمبا عرصہ کام کرتے رہے ہیں۔ مذہب میں کافی دلچسپی رکھتے ہیں۔ مذہبی کتب کے مطالعہ کا شوق ہے۔ روزانہ قرآنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں جس ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے وہاں روزانہ باقاعدہ فجر کی نماز اور نوافل کی ادائیگی کا اہتمام کرتے اور جلسہ گاہ میں بھی پوچھتے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے کہ نہیں؟ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ یہاں باجماعت نماز ہوتی ہے اور میں اس سے محروم رہوں۔ جلسہ کی افتتاحی تقریب میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا گیا تو فرطِ جذبات سے آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ بعد میں کہنے لگے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔ میں نے تقویٰ کا یہ دل گداز مضمون پہلی دفعہ سنا تو اپنے آپ کو محض لاشئ پایا جس کی وجہ سے اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ آخری دن اختتام پر کہنے لگے کہ مَیں تو تین دن تک اس مادّی دنیا سے بالکل منقطع تھا، کسی اور ہی روحانی ماحول میں پہنچا ہوا تھا جہاں سرور ہی سرور تھا۔ دنیا کے کاموں سے کلیۃً آزاد تھا۔ اب جلسہ ختم ہوا ہے تو اس دنیا میں واپس آیا ہوں اور اپنے عزیز و اقارب کو فون کرنے لگا ہوں۔ غیروں کا بھی یہ حال ہے، روحانی ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہمارا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ شکریہ کے الفاظ ہمارے پاس نہیں ہیں۔ کونگو سے تعلق رکھنے والے ایک دوست جو سابق صدر مملکت کے مشیر اور اس وقت سی آر اے سی (CRAC) جو اُن کی پارٹی ہے اُس کے پریذیڈنٹ ہیں اور آئندہ ہونے والے ملکی انتخابات میں صدارتی امیدوار ہیں۔ جلسہ کے دوسرے روز ایک دن کے لئے آئے تھے اور شام کو جو تبشیر کا ڈنر ہوتا ہے اُس میں بھی شامل ہوئے تھے۔ اور اُس وقت تھوڑی دیر کے لئے مجھے ملے بھی تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے تک مجھے جماعت احمدیہ کا علم نہیں تھا۔ انہوں نے جلسہ میں اپنی آنکھوں سے بعض نظاروں کو دیکھا اور پھر میری جو تقریریں تھیں اُن کو بھی سنا، اس پر وہ کہنے لگے کہ یہاں آنے سے پہلے آپ کے مخالفوں کو دیکھا اور پڑھا بھی ہے اور آج میں صاف طور پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہ باتیں جو میں نے یہاں دیکھیں اور سنی ہیں اور آپ کے خلیفہ کو دیکھا ہے تو یہ بات مجھ پر صاف کھل گئی ہے کہ آج کے مخالفوں میں کوئی بھی حقیقت نہیں اور اُس کے مقابل پر جو راہیں اور جو اصول آپ کے خلیفہ بیان کر رہے ہیں، اب دنیا کے لیڈرز کے پاس اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ آپ کے خلیفہ کے بازوؤں میں آجائیں۔ جب انسان حدیقۃ المہدی میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت ایک عجیب نظارہ یہ ہوتا ہے کہ سارا شہر ہی جنگل میں آباد ہوتا ہے۔ تو جس وقت وہ داخل ہوئے تو کہتے ہیں کہ آپ نے سارا انگلینڈ خریدا ہوا ہے؟ پھر کہنے لگے کم از کم تین چار ہزار آدمی تو یہاں کام کر رہے ہوں گے اور جب اُن کو بتایا گیا کہ سب رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہیں تو کہنے لگے بڑی حیرانگی کی بات ہے اور میری سوچ سے بھی بالا ہے۔

پھر کہنے لگے کہ اتنے بڑے مجمع میں کوئی پولیس والا بھی نظر نہیں آ رہا۔ جلسہ کے دوران انہوں نے بعض کارکنان سے بھی بات کی اور جب اُنہیں پتہ چلا کہ ان میں سے بعض بڑے عہدوں پر ہیں اور چھوٹے چھوٹے کام کر رہے ہیں اور زمین پر سوتے ہیں تو کہنے لگے کہ اس طرح ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے پہلے کبھی اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ آپ کی جماعت سے کوئی بھی نہیں جیت سکتا۔ پھر دوسرے روز کے میرے خطاب کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ جو آپ کا خطاب تھا، مَیں نے اس میں جو بات سب سے زیادہ محسوس کی ہے اس کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مَیں دنیا کے بڑے بڑے سیاست دانوں سے ملا ہوں، بڑے بڑے جلسوں میں شرکت کی ہے۔ کاش ہم سیاسی لیڈر ہر سال اپنی عوام کے سامنے جو کچھ ہم نے کیا ہے ایمانداری کے ساتھ پیش کریں تو حکومت اور عوام میں بڑی تبدیلی آ جائے۔ لیکن یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ دو گھنٹے اس طرح کھڑے رہنا، پُرسکون اور اطمینان کے ساتھ ہر بات واقعات کے ساتھ کھول کر، اعداد و شمار کے ساتھ پیش کرنا، یہ بہت بڑا کام ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ آج تیس ہزار سے زائد افراد کی موجودگی میں جب آپ کے خلیفہ کو سنا ہے تو مجال ہے کہ اس دوران کسی بھی شخص نے کسی قسم کی کوئی بات کی ہو۔ کہنے لگے کہ عجیب بات ہے جو میں نے دیکھی کہ تقریر کے دوران جب آپ کے خلیفہ چند لمحات کے لئے ٹھہر جاتے تھے تو ایسا لگتا تھا کہ پوری مارکی میں کوئی انسان بھی نہیں بیٹھا ہوا۔ بڑی خاموشی طاری ہوتی۔ کہتے ہیں مَیں نے بعض دفعہ سر اُٹھا کر اوپر دیکھنے کی کوشش بھی کی کہ شاید کوئی تو بول رہا ہو گا لیکن مجھے کوئی شخص بولتا ہوا نظر نہ آیا۔ سب کی آنکھیں بس صرف ڈائس کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ پھر کہا کہ یہ نظارہ مَیں ساری عمر نہ بھولوں گا۔ ایسا ڈسپلن اور اطاعت کا معیار میں نے کبھی نہیں دیکھا اور نہ سنا۔

(خطبہ جمعہ 6/ ستمبر 2013ء)

مردِ حق کی دُعا

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا، رُخ پلٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی، جس نے توڑا تھا سر کبرِ نمرود کا
ہے اَزل سے یہ تقدیرِ نمرودیت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اَژدھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

خوں شہیدانِ اُمت کا اے کم نظر! رائیگاں کب گیا تھا کہ اَب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے، پھول پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائید ربّ الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا، آج بھی، اِذن ہو گا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قول اُمْلِیْ لَهُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن
سنت اللہ ہے، لاجرم بالیقیں، بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بد نوا! دو قدم دور دو تین پل جائے گی

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا، کوئی چارہ نہیں اب دُعا کے سوا
اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا، موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

(جلسہ سالانہ ربوہ 1983ء)

ادیبہ کفیل

مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام اور اس کے مقاصد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ان بچوں کی پرورش محض رحم کے لحاظ سے کرے نہ کہ جانشین بنانے کے واسطے بلکہ وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا (الفرقان:75) کا لحاظ ہو کہ یہ اولاد دین کی خادم ہو لیکن کتنے ہیں جو اولاد کے واسطے یہ دعا کرتے ہیں کہ اولاد دین کی پہلوان ہو۔ بہت ہی تھوڑے ہوں گے جو ایسا کرتے ہوں۔ اکثر تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل بے خبر ہیں کہ وہ کیوں اولاد کے لیے یہ کوششیں کرتے ہیں اور اکثر ہیں جو محض جانشین بنانے کے واسطے اور کوئی غرض ہوتی ہی نہیں۔ صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شریک یا غیر ان کی جائیداد کا مالک نہ بن جائے۔ مگر یاد رکھو کہ اس طرح پر دین بالکل برباد ہو جاتا ہے۔ غرض اولاد کے واسطے صرف یہ خواہش ہو کہ دین کی خادم ہو۔ اسی طرح بیوی کرے تا کہ کثرت سے اولاد پیدا ہو اور وہ اولاد دین کی سچی خدمت گزار ہو اور نیز جذبات نفس سے محفوظ رہے اس کے علاوہ جس قدر خیالات ہیں وہ خراب ہیں۔ رحم اور تقویٰ مدنظر ہو تو بعض باتیں جائز ہو جاتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 599-600)

اطفال الاحمدیہ سات سال سے پندرہ سال کے لڑکوں کی تنظیم ہے۔ اس نئی تنظیم کے قائم کرنے کا ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اولا مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ جمعہ کے دوران ان الفاظ میں کیا۔

’’اصل چیز یہ ہے کہ اچھی عادت بھی ہو اور علم بھی ہو مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب عادت کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے اور علم کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے۔ عادت کا زمانہ بچپن کا ہوتا ہے اور علم کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے پس خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے جس میں پانچ چھ سال کے بچوں سے لے کر پندرہ سولہ سال تک کی عمر کے بچے شامل ہوسکیں یا اگر کوئی اور حد بندی تجویز ہو تو اس کے تحت بچوں کو شامل کیا جائے۔ بہرحال بچوں کی ایک الگ شاخ ہونی چاہیے اور ان کے الگ نگران مقرر ہونے چاہییں۔ مگر یہ امر مدنظر رکھنا چاہیے کہ ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں....ایسے لوگ جن کی عمریں گو زیادہ ہوں مگر ان کے دل نوجوان ہوں اور وہ خدمت دین کے لیے بشاشت اور خوشی سے کام کرنے کے لیے تیار ہوں۔ ایسے لوگوں کے سپرد بچوں کی نگرانی کی جائے اور ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں، سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل سمجھائیں، پریڈ کرائیں اور اسی طرح کے اور کام ان سے لیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 15 اپریل 1938)

26 جولائی 1940ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کو یہ ارشاد فرمایا کہ

’’ایک مہینہ کے اندر اندر خدام الاحمدیہ آٹھ سے پندرہ سال کی عمر کے بچوں کو منظم کریں۔ اور اطفال الاحمدیہ کے نام سے ان کی ایک جماعت بنائی جائے اور میرے ساتھ مشورہ کر کے ان کے لیے مناسب پروگرام تجویز کیا جائے۔‘‘

(الفضل یکم اگست 1940ء)

خدام الاحمدیہ کی ہر مقامی تنظیم مقامی طور پر ایک خادم کو بطور ناظم اطفال مقرر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بڑی عمر کے کسی شخص کو مربی اطفال کے طور پر مقرر کیا جاتا ہے۔ ملکی سطح پر اطفال الاحمدیہ کا سربراہ مہتمم اطفال جبکہ مقامی سطح پر ناظم اطفال کہلاتا ہے۔ کام میں مزید آسانی کے لیے اطفال الاحمدیہ میں شامل لڑکوں کو دو معیار میں تقسیم کیا گیا ہے۔

اول معیار صغیر: 7 سے 12 سال

دوم معیار کبیر: 13 سے 15سال

’’مجلس نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کے لیے قادیان کے 804 بچوں کے 75 گروپ۔ ان پر مانیٹر مقرر کیے اور انہیں مربیوں کے سپرد کیا۔ مجلس نے اطفال الاحمدیہ کے متعلق ذیلی قواعد کا تفصیلی ڈھانچہ بھی تیار کیا اور بچوں کے لیے تربیتی نصاب بھی۔ نیز خدام کی طرح اطفال الاحمدیہ کا بیج یعنی امتیازی نشان بھی تیار کرلیا۔ جس پر نقوش تو وہی تھے جو خدام الاحمدیہ کے بیج کے تھے مگر یہ ذرا چھوٹا اور بیضوی شکل کا بنایا گیا تھا اور اس پر ’’امیدوار رکن مجلس خدام الاحمدیہ‘‘ کے الفاظ کندہ تھے۔ پہلے سال قادیان سے باہر مندرجہ ذیل مقامات پر بھی مجالس اطفال قائم ہو گئیں۔ بھیرہ، سیالکوٹ چھاؤنی و شہر، جہلم، سید والا، لائل پور (حال فیصل آباد)، ملتان، لودھراں، کریام، کاٹھ گڑھ، شملہ، کیرنگ، یادگیر دکن، محمود آباد ضلع جہلم، کنری سندھ، لاہور، شکار ماچھیا، دھلی، مونگھیر، برہمن بڑیہ، شاہ پور، امر گڑھ، ننگل، امرتسر، گوجرانولہ اور نیروبی (مشرق افریقہ)‘‘

(تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 579)

اطفال الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

میں نے انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ تین الگ الگ جماعتیں قائم کی ہیں تا کہ نیک کاموں میں ایک دوسرے کی نقل کا مادہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ پیدا ہو۔ بچے بچوں کی نقل کریں، نوجوان نوجوان کی نقل کریں اور بوڑھے بوڑھوں کی نقل کریں۔ جب بچے اور نوجوان اور بوڑھے سب اپنی اپنی جگہ یہ دیکھیں گے کہ ہمارے ہم عمر دین کے متعلق رغبت رکھتے ہیں وہ اسلام کی اشاعت کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اسلامی مسائل کو سیکھنے اور ان کو دنیا میں پھیلانے میں مشغول ہیں۔ وہ نیک کاموں کی بجا آوری میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں تو ان کے دلوں میں بھی یہ شوق پیدا ہوگا کہ ہم بھی ان میں کاموں میں حصہ لیں اور اپنے ہم عمروں سے آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ دوسرے وہ جو رقابت کی وجہ سے عام طور پر دلوں میں غصہ پیدا ہوتا ہے وہ بھی پیدا نہیں ہوگا جب بوڑھا وہ بوڑھے کو نصیحت کرے گا، نوجوان نوجوان کو نصیحت کرے گا اور بچہ بچے کو نصیحت کرے گا تو کسی کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوگا کہ مجھے کوئی ایسا شخص نصیحت کر رہا ہے جو عمر میں مجھ سے چھوٹا یا عمر میں مجھ سے بڑا ہے۔ وہ سمجھے گا کہ میرا ایک ہم عمر جو میرے جیسے خیالات اور میرے جیسے جذبات اپنے اندر رکھتا ہے مجھے سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے اور خاص طور پر ہوجائے گا مگر یہ تغیر اسی صورت میں پیدا ہوسکتا ہے جب جماعت میں یہ نظام پورے طور پر رائج ہو جائے۔۔۔۔ ہماری جماعت کے سپرد یہ کام کیا گیا ہے کہ ہم نے تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ تمام دنیا کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھکانا ہے۔ تمام دنیا کو اسلام اور احمدیت میں داخل کرنا ہے۔ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کو قائم کرنا ہے مگر یہ عظیم الشان کام اس وقت تک سرانجام نہیں دیا جا سکتا، جب تک ہماری جماعت کے تمام افراد خواہ بچے ہوں یا نوجوان ہوں یا بوڑھے ہوں، اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اور اس لائحہ عمل کے مطابق دن اور رات عمل نہیں کرتے جو ان کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔ جب ہم جماعت کے تمام افراد کو ایک نظام میں منسلک کر لیں گے تو اس کے بعد ہم بیرونی دنیا کی اصلاح کے کام کی طرف مکمل طور پر توجہ کرسکیں گے اس اندرونی اصلاح اور تنظیم کو مکمل کرنے کے لیے میں نے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ اس اصل کو اپنے مدنظر رکھیں جو حَيۡثُ مَا كُنۡتُمۡ فَوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ شَطۡرَهٗ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر شخص اپنے فرض کو سمجھے اور ہر دن اور رات اس فرض کی ادائیگی میں اس طرح مصروف ہو جائے جس طرح ایک پاگل اور مجنون تمام اطراف سے اپنی توجہ ہٹا کر صرف ایک بات کے لیے اپنے تمام اوقات کو صرف کر دیتا ہے جب تک رات اور دن انصار اللہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے جب تک رات اور دن خدام الاحمدیہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے جب تک رات اور دن اطفال الاحمدیہ اپنے کام میں نہیں لگے رہتے اور اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لیے تمام اوقات کو صرف نہیں کر دیتے اس وقت تک ہم اپنی اندرونی تنظیم مکمل نہیں کر سکتے اور جب تک ہم اپنی اندرونی تنظیم کو مکمل نہیں کر لیتے اس وقت تک ہم بیرونی دنیا کی اصلاح اور اس کی خرابیوں کے ازالہ کی طرف بھی پوری طرح توجہ نہیں کر سکتے۔‘‘

(الفضل 11 اکتوبر 1944ء)

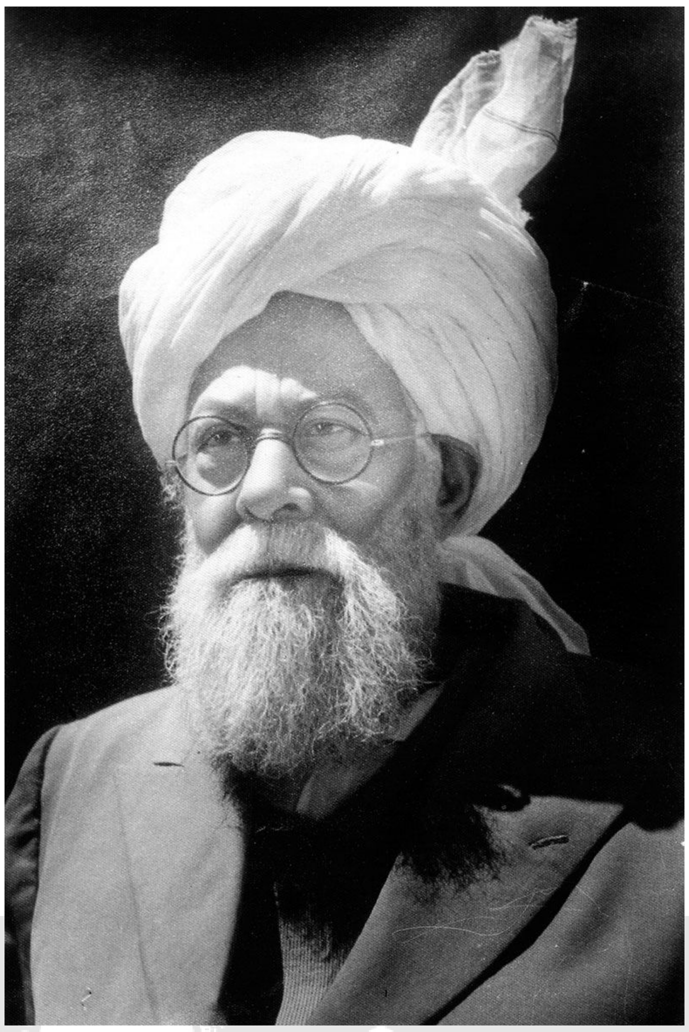

اطفال الاحمدیہ میں تین عادتوں کا ہونا ضروری ہے

"اگر یہ تین عادتیں ان میں پیدا کر دی جائیں تو یقیناً جوانی میں ایسے بچے بہت کارآمد اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں پس بچوں میں محنت کی عادت پیدا کی جائے، سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے اور نمازوں کی باقاعدگی کی عادت پیدا کی جائے۔ نماز کے بغیر دین کوئی چیز نہیں اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے اسی طرح سچ کے بغیر اخلاق درست نہیں ہو سکتے۔ جس قوم میں سچ نہیں اس قوم میں اخلاق فاضلہ بھی نہیں۔ اور محنت کی عادت کے بغیر سیاست اور تمدن بھی نہیں۔ گویا یہ تین معیار ہیں، جن کے بغیر قومی ترقی نہیں ہوتی..... اگر یہ تین عادتیں ان میں پیدا کر دی جائیں تو یقیناً جوانی میں ایسے بچے بہت کارآمد اور مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ پس بچوں میں محنت کی عادت پیدا کی جائے۔ سچ بولنے کی عادت پیدا کی جائے اور نمازوں کی باقاعدگی کی عادت پیدا کی جائے۔ نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں۔ اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچہ کو نماز کی عادت ڈالے۔"

(مشعل راہ جلد چہارم صفحہ 61)

حضرت مصلح موعودؓ اس تنظیم کے قیام کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جب وہ اپنی اپنی جماعتوں میں جائیں تو ہر جگہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی جماعتیں قائم کریں۔ اطفال کے لیے میں نے ضروری امر قرار دیا ہے کہ انہیں موٹے موٹے دینی مسائل سکھائے جائیں اور وہ باتیں بتائی جائیں جو مذہب کی بنیاد ہوتی ہیں۔ اس طرح میرا مقصد اطفال الاحمدیہ کے قیام سے یہ ہے کہ کھیل کود میں بچوں کی نگرانی کی جائے۔"

(مشعل راہ جلد چہارم صفحہ 199)

حضرت مصلح موعودؓ اطفال الاحمدیہ کو جماعتی عمارت کی ایک دیوار قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میری غرض انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی تنظیم سے یہ ہے کہ عمارت کی چاروں دیواروں کو مکمل کر دوں۔ ایک دیوار انصار اللہ ہیں، دوسری دیوار خدام الاحمدیہ اور تیسری اطفال الاحمدیہ اور چوتھی لجنات اماء اللہ ہیں۔ اگر یہ دیواریں ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہو جائیں تو یہ لازمی بات ہے کہ کوئی عمارت کھڑی نہیں رہ سکے گی...."

(الفضل 30 جولائی 1945ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت خصوصاً اطفال کو پانچ بنیادی اخلاق اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

پانچ بنیادی اخلاق

1: سچائی
2: نرم اور پاک زبان کا استعمال
3: وسعت حوصلہ
4: دوسروں کی تکلیف کا احساس اور اسے دور کرنا
5: مضبوط عزم و ہمت

"آج کی جماعت احمدیہ اگر ان پانچ اخلاق پر قائم ہو جائے اور مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے اور ان کی اولادوں کے متعلق بھی یقین ہو جائے کہ یہ بھی آئندہ انہیں اخلاق کی نگران اور محافظ بنی رہیں گی اور ان اخلاق کی روشنی دوسروں تک پھیلاتی رہیں گی تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم امن کی حالت میں اپنی جان دے سکتے ہیں۔ سکون کے ساتھ اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر سکتے ہیں۔ اور یقین رکھ سکتے ہیں کہ جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد کیے گئے تھے، ہم نے جہاں تک ہمیں توفیق ملی ان کو سرانجام دیا۔"

(خطبہ جمعہ مورخہ 24 نومبر 1989ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ مورخہ 5 دسمبر 2003ء میں فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ بچہ جب سات سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے ایک نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا جاتا ہے اور وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے.... جہاں انہیں ایک ٹیم ورک کے تحت کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر انہی میں سے ان کے سائق بنا کر اپنے عہدیدار کی اطاعت کا تصور پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر پندرہ سال کی عمر کو جب پہنچ جائیں تو بچے خدام الاحمدیہ کی تنظیم میں... شامل ہو جاتے ہیں اور ایک انتظامی ڈھانچے کے تحت بچپن سے تربیت حاصل کر کے آنے والے بچے اور بچیاں جب نوجوانی کی عمر میں قدم رکھتے ہیں تو ان تنظیموں میں شامل ہونے سے جماعتی نظام اور طریقوں سے ان کو مزید واقفیت پیدا ہوتی ہے۔"

اطفال الاحمدیہ کا عہد بھی اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کی عکاسی کرتا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دین حق اور احمدیت، قوم اور وطن کی خدمت کیلئے ہر دم تیار رہوں گا ہمیشہ سچ بولوں گا کسی کو گالی نہیں دوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

بقیہ: صحابہ رسولؐ کے بچپن اور ان کے واقعات..... از صفحہ 6

کی کہ میں کشتی میں رافع کو پچھاڑ سکتا ہوں مقابلہ کرالیں۔ اگر میں نے اس کو گرالیا تو مجھے بھی اجازت دے دیں چنانچہ اس طریقے سے اسے بھی میدانِ جنگ میں جانے کی اجازت مل گئی۔

(ابن ہشام جلد ثانی جز ثالث صفحہ 586)

سات بہنوں کا ایک بھائی میدانِ جنگ میں

حضرت جابرؓ ایک بچے ہی تھے جو سات بہنوں کے واحد بھائی تھے ان کے والد بھی شہید ہو چکے تھے۔ جنگ احد کے بعد پھر جنگ کا اعلان ہوا۔ تو جابر جہاد میں شامل ہونے کے لئے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اجازت چاہی۔ آپ میدان جنگ میں جانے کے لئے بے قرار تھے۔ حضورؐ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر جھک کر اس قدر عاجزی سے التجا کی کہ حضورؐ نے متاثر ہو کر اجازت دے دی۔ چنانچہ خوشی خوشی میدانِ جنگ میں پہنچ گئے....

عشاق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں کمسن بچوں کی جان سپاری کے یہ واقعات اس اَمر کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ وہ آپ کے حسنِ سلوک اور محبت و شفقت کے گرویدہ تھے۔ آپؐ نے ان کے دلِ وجان پر یہاں تک قبضہ کرلیا تھا۔ کہ وہ اپنا سب کچھ آپ پر نچھاور کرنے پر تُلے بیٹھے تھے۔ اور ان معصوم بچوں نے اس بات کو یقیناً سچ کر دکھایا تھا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی۔ آپ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپ کے پیچھے بھی اور دشمن آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکے گا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ جائے۔

پس یہ وہ کم سن صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائیت و اخلاص کے کچھ واقعات ہیں انہوں نے عبادت کے میدان میں بھی فدائیت دکھائی، جہاد کے میدان میں بھی اخلاص و فدائیت کا جذبہ دکھایا۔ اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کم سن صحابہ نے ہمارے لئے ایک مثال بن کر ہمیں وہ راستہ دکھایا جو أَصْحَابِي كَالنُّجُوْمِ کا راستہ ہے۔

اور یہی پیغام اس وقت جماعت احمدیہ کے اطفال الاحمدیہ کے لئے ہے۔ کہ آپ نے بھی وہی جذبہ اخلاص و فدائیت کا اپنے اندر پیدا کرنا ہے جو ان کم سن صحابہ میں تھا۔ آپ نے اپنی تنظیم میں شامل رہنا ہے۔ آپ نے خلیفۃ المسیح کے خطبات کو باقاعدگی سے سننا ہے۔ آپ نے خلیفۃ المسیح کی ہر بات میں پیروی اور اطاعت کرنی ہے۔ آپ نے حضرت علیؓ کی طرح کہنا ہے اے خلیفۃ المہدی! ہم حاضر ہیں اور تبلیغ و تربیت اور جہاد کے میدان میں ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔

آپ نے حضرت ابوسعید خدریؓ اور دیگر صحابہؓ کی طرح علم القرآن اور علم الحدیث حاصل کر کے دنیا کو خلافت کی ڈھال کے نیچے لاکر راہنمائی کرنی ہے۔ آپ نے معوذؓ اور معاذؓ کی طرح خلیفۂ وقت کے دائیں اور بائیں رہنا ہے اور جہالت کو قتل کرنا ہے۔ علم کی روشنی پھیلانی ہے۔

آپ نے حضرت سعد بن وقاصؓ کی طرح کسی بات کی پرواہ نہیں کرنی کہ آپ ابھی چھوٹے ہیں۔ آپ نے اس قدر علم حاصل کرنا ہے۔ جو کام سیف والا حضرت سعد بن وقاصؓ نے دکھایا۔ آپ نے اس میدان میں قلمی جہاد کرنا ہے۔

آپ عہد کریں کہ اطفال کی ہر میٹنگ میں شریک ہوں گے۔ ہر قسم کی مالی و جانی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ وقت کی قربانی دیں گے۔ عبادات کے میدان میں نماز تہجد اور پانچوں نمازوں کا اہتمام کریں گے۔ اور خلیفۂ وقت کی ہر بات ماننے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی توفیق دے۔ (آمین)

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ امریکہ

صحابہ رسولؐ اور ان کے بچپن نیز ان کی فدائیت کے واقعات

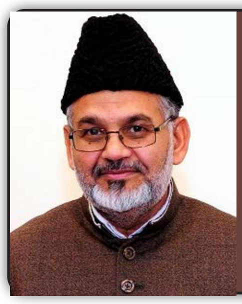

(اطفال کے لئے خصوصی تحریر تا ”صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا“ کا انعام حاصل کر سکیں)

قوموں کی ترقی میں بچوں اور نوجوانوں کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ جس قدر بچے مضبوط عزم اور حوصلہ والے ہوں گے۔ جرأت اور بہادری سے کام لینے والے ہوں گے دین و دنیا سے واقفیت رکھنے والے ہوں گے۔ اسی قدر وہ قوم مضبوط ہوگی۔ اور ایسی قوم کو پھر کوئی شکست نہیں دے سکتا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ”ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے۔ کس قدر ہی محنت سے کوئی کام چلایا جائے اگر آگے اس کے جاری رکھنے والے لوگ نہ ہوں گے تو سب محنت غارت جاتی ہے اور اس کام کا انجام ناکامی ہوتا ہے۔“

حضورؓ مزید فرماتے ہیں کہ ”پس اس کا خیال رکھنا ہمارے لئے ضروری ہے ہم پر واجب ہے کہ آپ لوگوں کو ان فرائض پر آگاہ کر دیں جو آپ پر عائد ہونے والے ہیں اور ان راہوں سے واقف کر دیں جن پر چل کر آپ منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں“

(مشعل راہ جلد اول)

یہی وجہ ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصہ سے صحابہ کرامؓ میں سے بدری صحابہؓ کے واقعات ہمیں سنا رہے ہیں۔ ان کا اخلاص و فدائیت کے واقعات، ان کے تعلق باللہ کے واقعات، ان کے اسلام لانے کے لئے قربانیوں کے واقعات، ان کا توکل علی اللہ، ان کی بہادری و شجاعت، تاجماعت کے چھوٹوں میں بھی، بڑوں میں بھی، مردوں میں بھی خواتین اور بچوں میں بھی تعلق باللہ، وہ فدائیت کے اور اخلاص کے جذبات پیدا ہوں جن کو سن کر ہم اپنے اندر ایک ولولہ اور جوش و اخلاص محسوس کریں اور اسلام و احمدیت کی ترقی ہو۔

خاکسار اس وقت آپ کی خدمت میں ان صحابہؓ کے واقعات کا ذکر کرنے لگا ہے جن کی عمریں بہت چھوٹی تھیں۔ ایسی عمر جن کو ہم اطفال الاحمدیہ کی عمر کہتے ہیں یعنی 7سال سے 15 سال تک کی عمر۔ بظاہر یہ عمر بہت چھوٹی ہے اس چھوٹی عمر کے بچوں میں جذبہ فدائیت کیا ہوسکتا ہے؟ لیکن نہیں اور ہرگز نہیں ایسا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اور اس زمانے میں بھی ہمیں بے شمار واقعات اس چھوٹی عمر کے بچوں کے ملتے ہیں جن سے اخلاص و فدائیت، جذبہ محبت، تعلق باللہ ملتا ہے۔ کیونکہ بچوں کے اندر گو دین کو اس طرح سمجھنا یا دین کے تقاضوں کو اس طرح سمجھنا جس طرح ایک بڑی عمر کے نوجوان یا لوگ سمجھتے ہیں۔ مشکل ہوتا ہے لیکن یہ بچے ایسے تھے اور ایسے ہیں جن کی تربیت خدا تعالیٰ کے فضل سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوئی جو مربی اعظم تھے، جو محسن انسانیت تھے۔ اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ راہنمائی فرمائی ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے دائیں کان میں آذان اور بائیں میں اقامت کہو۔

گویا والدین کو باور کرا دیا کہ یہ بچہ قوم کی امانت ہے۔ اور اس امانت کی صحیح تربیت کرنا تمہارا فرض ہے۔ ورنہ بچے کو تو اس بات کی اس وقت سمجھ نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اور کیا کیا جا رہا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا بچپن

تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تھے اور آپ نے اپنے چچا کی کفالت میں بطور یتیم بچے کے تربیت اور پرورش پائی لیکن اس چھوٹی عمر میں بھی آپ کے اخلاق حسنہ کمال درجہ کے تھے بلکہ بلندیوں کے اعلیٰ معیار تک پہنچے ہوئے تھے۔

آپ کے بارے میں آتا ہے کہ جب گھر کے دیگر بچے کھیل کود میں مصروف ہوتے آپ اپنے چچا کے ساتھ ان کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے اور مدد کرتے رہتے۔ کھانے کے وقت میں آپ خاموشی سے انتظار کرتے اور دوسرے بچوں کی طرح کوئی شور وغل نہ کرتے۔ آپ بچپن سے ہی بہت نیک تھے کبھی جھوٹ نہ بولتے، ہمیشہ سچ بولتے تھے، دوسروں کی مدد کرتے، ہمسایوں کے ساتھ بھی آپ نیک سلوک فرماتے اور ان کی مدد کرنے کو تیار رہتے کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرتے اور جو کچھ بھی آپ کو میسر آجاتا اسی پر خدا تعالیٰ کا بے حد شکر ادا کرتے۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آپ کی شان میں یہ فرمایا لَقَدۡ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِکُمۡ عَزِیۡزٌ عَلَیۡہِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ (التوبہ:128) یعنی اے مومنو! تمہارے پاس وہ رسول آیا ہے جو تم میں سے ہے اور یہ رسول ایسا مشفق و مہربان ہے کہ تم کو کسی رنج و مصیبت میں مبتلا دیکھ ہی نہیں سکتا۔ یہ بات اس پر سخت گراں ہے۔ اور اسے ہر وقت یہی خواہش اور تڑپ رہتی ہے کہ تم کو ہمیشہ خیر ہی ملتی رہے وہ تو تمہارے لئے ہر بھلائی اور خیر کا بھوکا ہوتا ہے اور مومنوں پر انتہائی مہربان اور رحمت کے ساتھ جھکنے والا ہے۔

آپ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جو بھی آیا۔ آپ نے اسے ایسا ہی بنانے کی کوشش کی جیسے آپ خود تھے۔ وہی جذبہ ان میں پیدا کرنے کی کوشش کی ان کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ زمین اور آسمان کے ستارے بن گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو گندے گوبر کی طرح قوم تھی۔ مگر جب تیری صحبت میں آئی تو تُو نے اسے چمکتے ہوئے سونے کی ڈلی بنا دیا۔

بچوں سے پیار

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت پیار و محبت کا سلوک فرماتے جس کی وجہ سے بچے بھی آپ سے بہت زیادہ محبت کرتے۔ آپ بچوں کو دیکھ کر انہیں گود میں لے لیتے، انہیں پیار کرتے، ان کے لئے دعا کرتے۔ اور انہیں دین کا علم سکھاتے۔ یہ وجہ تھی کہ پھر بچے آپ کے پاس بھاگ بھاگ کر آتے تھے۔ آپ انہیں سلام میں بھی پہل کرتے اور ان کی تربیت فرماتے تھے۔

ایک بچہ کو آپ نے کھانے کے وقت دیکھا کہ اس کا ہاتھ کھانے کی پلیٹ میں ادھر اُدھر جا رہا ہے۔ آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نہایت پیار سے فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور سامنے سے کھاؤ۔ ساری پلیٹ میں ہاتھ مت ڈالو۔ آپ نے بچوں کے لئے اُن کے والدین کو یہ ہدایت فرمائی۔ اے لوگو! بچوں کو چوما کرو کیوں کہ ان کو چومنے کے بدلے میں تم کو جنت میں ایک درجہ ملے گا۔

(صحیح بخاری، ماخوذ از رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بچے صفحہ 19)

اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا۔ جو بچوں کے ساتھ رحمت و شفقت کا سلوک نہیں کرتا اس کا ہمارے ساتھ کچھ تعلق نہیں۔

فدائیت اور قبولیت دعا کا ایک واقعہ

ایک دفعہ ایک عورت اپنا بیمار بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی۔ اسے کئی قسم کی بیماریاں لاحق تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کی کہ حضور دعا کریں یہ بچہ مر جائے۔ اور اسے تکلیفوں سے نجات ملے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر رحم فرماتے ہوئے فرمایا کہ کیا میں یہ دعا نہ کروں کہ تیرا بچہ تندرست ہو جائے پھر جوان ہو کر جہاد میں شریک ہو اور شہادت کا درجہ پالے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ بچہ تندرست ہوا اور بڑا ہو کر مخلص نوجوان بنا اور میدان جنگ میں شہادت پائی۔

یہ نوجوان کی فدائیت ہی تھی کہ وہ تندرست اور صحت مند ہو کر انکار بھی کر سکتا تھا کہ جہاد میں نہیں جاتا۔ لیکن اس نے جہاد میں اپنے طور پر رضامندی سے شرکت کی اور پھر وہ شہید ہوا۔

آنحضرتؐ کی صحبت میں بیٹھنے کا جذبہ

حضرت نعمان بن منذر کی عمر 8 سال تھی۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کا بغور مطالعہ کرتے رہتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھتے تھے تا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ سن سکیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز (تہجد مراد ہے) کے متعلق اکثر صحابہ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہوں۔

اسی طرح ایک اور کم سن بچے حضرت عمر بن سلمہؓ کا بیان ہے کہ ہم مدینہ کے راستے میں رہتے تھے جب لوگ وہاں سے آتے اور بتاتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ حصہ قرآن مجھ پر نازل ہوا۔ چنانچہ اُن سے سن سن کر میں بھی وہی آیات اور سورتیں یاد کر لیتا۔ اور یہ وہ وقت تھا جب آپ ابھی مسلمان بھی نہ ہوئے تھے۔ اور اس طرح دوسرے لوگوں سے سن سن کر انہوں نے بہت سارا قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ اور پھر ان کے اسلام لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں امام مقرر کر دیا جب کہ ان کی عمر سات آٹھ سال تھی۔

احادیث کے حفاظ بچے

جہاں کچھ بچوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن شریف حفظ کیا۔ یا قرآن شریف کی بعض سورتیں حفظ کیں وہاں بچوں کے اندر یہ جوش اور جذبہ تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر احادیث بھی یاد کر لیں۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے 1120 احادیث مروی ہیں۔ حضرت سہیل بن سعدؓ سے 1188 احادیث مروی ہیں۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے 2260 احادیث اور حضرت عروہ بن جندبؓ جو عہد نبوی میں بہت کم عمر تھے انہوں نے بھی سینکڑوں احادیث یاد کر رکھی تھیں۔

اسی طرح حضرت انسؓ کے بارے میں آتا ہے کہ جب کہ ان کی عمر آٹھ دس سال تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ اس عمر میں بھی دیوانہ وار فدا تھے۔ اور محبت و اخلاص کے ساتھ آپ نے مفوضہ امور سرانجام دیتے تھے۔ بلکہ نماز فجر سے پہلے ہی اٹھ کر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں آنے سے قبل ہی سارے انتظامات کرتے۔

حضرت علیؓ

حضرت علیؓ نے جب اسلام قبول کیا تو آپ کی بہت چھوٹی عمر تھی آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو ہر چیز پر مقدم رکھا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ کر تعلق باللہ بڑھایا۔ عابد وزاہد بنے۔ آپ تو چھوٹی عمر میں ہی روزہ دار اور عبادت گذار تھے۔ یہ حضرت عائشہؓ کی گواہی ہے آپ کے بارے میں۔

حضرت علیؓ خود بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے یوں رہتا تھا جیسے اونٹنی کا بچہ اونٹنی کے پیچھے رہتا ہے۔ یہ کشش اور یہ محبت اور یہ حسن سلوک نہ کسی ماں میں نہ باپ میں تھی۔ اگر تھی تو صرف اور صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ میں تھی۔

آپ کے بارے میں تاریخوں میں یہ مشہور واقعہ آتا ہے۔ کہ جب آپ دس سال کے تھے آپ کو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی سعادت ملی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک دعوت کا اہتمام کیا آپ نے جب سب لوگ اکٹھے ہوئے دعوت اسلام دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے یہ پوچھا کہ اس کام میں میرا کون مددگار ہوگا سب لوگ خاموش ہوگئے مگر حضرت علیؓ نے اٹھ کر فرمایا میں آپ کا دست راست بنوں گا آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ دوسری اور تیسری دفعہ بھی آپ نے اپنا سوال دہرایا۔ سب خاموش تھے مگر ہر بار حضرت علیؓ نے ہی اٹھ کر فرمایا کہ میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور پھر ساری عمر اس عہد کو نبھایا۔

دشمنوں کی مجلس میں جاکر قرآن سنا دیا

ایک روز مسلمانوں نے مشورہ کیا کہ قریش کو قرآن کریم سنایا جائے لیکن یہ کام اس قدر مشکل تھا کہ اس کو سرانجام دینا سخت خطرناک تھا مگر عبداللہ بن مسعودؓ فوراً اس کام کے لئے تیار ہوگئے۔ انہوں نے قرآن حفظ کیا ہوا تھا دوسرے صحابہؓ نے کہا کہ ابھی بچے ہیں اس کام کے لئے موزوں نہیں۔ کوئی ایسا ہو جس کا خاندان وسیع ہو تا کہ قریش حملہ نہ کرسکیں۔ مگر عبداللہؓ نے کہا مجھے جانے دو میرا خدا حافظ ہے۔ چنانچہ اگلے روز جب قریش کی مجلس لگی ہوئی تھی۔ یہ شمع قرآنی کا دیوانہ وہاں جا پہنچا اور تلاوت قرآن کریم شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر تمام مجمع مشتعل ہوگیا اور سب کے سب آپ پر ٹوٹ پڑے اور اس قدر مارا کہ چہرہ متورم ہوگیا۔ لیکن پھر بھی آپ کی زبان بند نہ ہوئی اور تلاوت جاری رکھی۔ اس سے فارغ ہو کر جب صحابہؓ میں واپس آئے تو آپ کی حالت نہایت خستہ ہو رہی تھی صحابہؓ نے کہا ہم اس ڈر کی وجہ سے تمہیں جانے سے روکتے تھے۔ مگر حضرت عبداللہ نے جواب دیا خدا کی قسم اگر کہو تو کل پھر جا کر اسی طرح کروں گا۔ دشمن خدا آج سے زیادہ مجھے کبھی ذلیل نظر نہیں آتے۔

(اسد الغابہ۔ تذکرہ عبداللہ بن مسعود)

کم سن صحابہ بچے میدانِ جنگ میں

حضرت اسماء خادمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر 13 سال کی تھی جب وہ میدان جنگ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور یہی عمر ابوسعید خدریؓ کی تھی جب ان کو ان کے والدین نے جنگ میں شریک ہونے کے لئے حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پاؤں تک دیکھا اور فرمایا کہ بہت کمسن ہیں لیکن باپ نے ہاتھ پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا کہ پورے مرد کا ہاتھ ہے تاہم آپؐ نے اجازت نہ دی۔

(بخاری باب غزوہ بنی مصطلق)

لیکن اس سے واضح ہوجاتا ہے کہ صحابہ کرامؓ دینی خدمات کو اس قدر ضروری اور قابل فخر سمجھتے تھے کہ اپنے بچوں کو اس کا موقع دلانے کے لئے نہایت حریص تھے اور ان کو آگے کرتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح یہ سعادت حاصل ہوجائے۔ ہمارے زمانہ میں جو لوگ نہ صرف خود پیچھے ہٹتے ہیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اپنے گھروں میں چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں۔ انہیں سوچنا چاہئے کہ ان لوگوں کو اپنی اولادوں سے محبت ہم سے کم نہ تھی۔ وہ بھی ہماری طرح کے انسان تھے۔ ان کے پہلو میں بھی دل تھے جو ہم سے زیادہ پدری شفقت سے لبریز تھے۔ مگر جوش ایمان اور خدمت اسلام ان کے نزدیک دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب تھی۔

بچوں کا جذبہ جہاد فی سبیل اللہ اور شوقِ شہادت

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے انتہائی محبت و شفقت کا سلوک فرماتے وہاں بچے بھی آپ سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ آپ کے لئے جان تک قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ اور فدائیت کے جذبے سے سرشار ہو کر میدانِ جنگ میں شمولیت کے لئے درخواست کرتے اور اپنے آپ کو پیش کر دیتے۔

ننھا مجاہد۔ ننھّا شہید

جنگ بدر کی تیاریاں ہو رہی ہیں مسلمانوں کو مکہ کے کافروں کے خلاف پہلا موقعہ جہاد میسر آیا تھا۔ اس لئے بڑے جوش وخروش سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔

سعد بن ابی وقاصؓ کے چھوٹے بھائی بہت کمسن تھے۔ انہوں نے سنا حضور کمسن بچوں کو واپس کر رہے ہیں تو لشکر کے پیچھے چھپ رہے تھے کہ کہیں کوئی دیکھ نہ لے۔ دل میں خدا کی راہ میں شہید ہونے کی بڑی خواہش تھی۔ جب انہیں تلاش کیا گیا اور واپسی کا حکم ملا تو وہ بے تحاشا رونے اور چلانے لگے۔ جب حضورؐ کو علم ہوا تو آپؐ نے ان کو بادل نخواستہ جنگ میں جانے کی اجازت دے دی۔

چنانچہ اس کے بڑے بھائی نے تیار کر دیا اور تلوار باندھی جو اس کمسن سپاہی سے بھی بڑی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس معصوم کی شدید آرزو کو قبول کرتے ہوئے اسے شہادت کا رتبہ عطا فرمایا۔ اللہ اللہ کیا جاں نثاری کا جذبہ تھا نوجوانوں کے لئے بھی مشعلِ راہ ہے آپ نے اللہ اور اس کے رسول پر اپنی جان قربان کر دی۔

جنگ بدر کے جانباز بچے۔ دشمن خدا کو قتل کر دیا

مسلمان کفار مکہ کے خلاف برسرپیکار تھے۔ پیغمبر اسلام کے لشکر میں صرف تین سو تیرہ سپاہی۔ ستّر اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ اور مقابلے پر ایک ہزار کفار۔

جنگ کے طوفان میں دو نوخیز لڑکے کسی جستجو میں پھر رہے تھے ابوجہل کہاں ہیں........ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیؓ ہیں بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر کے میدان میں مَیں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی تو دیکھا کہ ایک طرف معوذ اور دوسری طرف معاذ ہیں مَیں نے ایک لحہ کے لئے سوچا۔ اگر میرے دائیں بائیں کوئی مضبوط نوجوان ہوتے تو جنگ میں لڑنے کا مزہ بھی آتا۔ اس خیال کے آتے ہی ایک بچے نے دائیں طرف سے کہنی ماری چچا ابوجہل کہاں ہے؟ ادھر سے دوسرے نے کہنی مار کر پوچھا۔ چچا! وہ ابوجہل کہاں ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا رہتا ہے اور مسلمانوں کو تکالیف دیتا ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے یا تو اسے قتل کر دیں گے یا اپنی جان بھی دے دیں گے۔

مَیں نے ابھی انگلی سے اشارہ ہی کیا تھا کہ وہ دیکھو وہ میدان جنگ میں پہروں میں لوہے سے لدا ہوا کھڑا ہے وہی ابوجہل ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہتے ہیں مَیں نے اشارہ ہی کیا تھا کہ دونوں بچے تیزی سے باز کی طرح جھپٹے اور تلواروں سے ایسا تابڑ توڑ حملہ کیا کہ ابوجہل زمین پر گر گیا۔

عکرمہ اس کا لڑکا پاس ہی کھڑا تھا اس نے ایک لڑکے پر وار کیا اور اس کا ایک بازو کٹ کر لٹک گیا جو جنگ میں لڑنے میں حائل ہو رہا تھا۔ تو اس نے بازو کو پاؤں کے نیچے رکھ کر جسم سے الگ کر دیا اور پھر لڑنے لگا۔ دشمن خدا ابوجہل نے مرتے ہوئے بڑی حسرت سے کہا کہ میں کمسن لڑکوں کے ہاتھوں قتل ہوا ہوں۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر)

جنگ اُحد کے جانباز کمسن سپاہی

جنگ احد بڑی خون ریز جنگ تھی بہت سے کم عمر لڑکے بھی اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے بے تاب تھے یہ صحرا کے بچے تھے جن کے سروں میں اللہ کی راہ میں اپنی جانیں فدا کرنے کا جنون سمایا ہوا تھا وہ یا تو فتح چاہتے تھے یا شہادت کا رتبہ مگر حضورؐ نے ان معصوم بچوں کو آگ کی جنگ میں جانے کی اجازت نہ دی اور بچوں کو واپس جانے کے لئے کہا........ ان میں ایک بچہ رافع بھی تھا جو بہت اچھا تیرانداز تھا اس کے باپ نے حضورؐ کی خدمت میں درخواست کی کہ اسے ماہر نشانہ باز ہونے کی وجہ سے اجازت دے دی جائے اور حضورؐ مان گئے۔ یہ دیکھ کر ایک نوخیز بہادر لڑکا جو رافع سے زیادہ طاقتور تھا جوش میں آیا اور اس نے حضورؐ سے التجا

بقیہ صفحہ 4 پر

مرسلہ: فرخ احمد ارشد۔ لندن

بعض واقفین نو مربیان کی حضور انور سے ملاقات کی دلربا داستانیں

مکرم حافظ طہ داؤد کے جذبات

• جامعہ احمدیہ یو کے کے فارغ التحصیل طالب علم حافظ طہ داؤد صاحب نے پیارے حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا ’’اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے جامعہ کے وقت کے دوران حضور انور سے ملاقات کے متعدد مواقع نصیب ہوئے۔ اسی طرح مجھے اجتماعات اور جلسوں میں بھی خدمات انجام دینے کا موقع ملا۔ ایک موقع پر مجھے مجلس خدام الاحمدیہ یو کے کے اجتماع میں پیارے حضور کو ظہرانہ دینے کا موقع ملا۔ اس دن حضور انور نے ہم (طلباء) سے جنرل نالج کے سوالات پوچھے۔ اس کے بعد آپ نے ہمیں اپنے جنرل نالج میں بہتری لانے کی ہدایت کی۔ سلاد تناول فرماتے ہوئے حضور انور نے ہم سے پوچھا کہ ’’ایک کھیرے میں کتنی کیلوریز ہوتی ہیں؟‘‘ جس کا شرمندگی کے ساتھ کسی نے جواب نہ دیا۔ لہٰذا حضور انور نے ہمیں آگاہ کیا کہ کھیرے میں کوئی کیلوریز نہیں ہوتیں۔ تاکہ ہم جتنا چاہیں کھا سکیں۔

• اسی طرح حضور انور نے بیت بازی کے حوالے سے ہم سے چند اور سوالات پوچھے۔ حضور نے ایک مصرعہ کا پہلا شعر پڑھا اور پوچھا ’’کون شعر مکمل کرے گا اور شاعر کا نام بھی بتائیں؟‘‘ ایک طالب علم نے جواب دیا ’’یہ شعر دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے۔‘‘ میرے ذہن میں مصرعے کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ یاد تھا اس لیے میں نے حضور انور سے عرض کیا: ’’مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ یہ شعر اِن الفاظ پر ختم ہوتا ہے۔ حضور انور نے اپنے مبارک چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ فرمایا ’’صرف دو تین الفاظ رہ گئے تھے آپ ان کا بھی ذکر کر سکتے تھے۔‘‘ اس کے بعد حضور انور نے ہمیں مکمل شعر پڑھ کر سنایا۔

• حضور انور نے پھر مجھ سے دریافت کیا کہ ’’برطانیہ آنے سے پہلے آپ کس کلاس میں تھے؟‘‘ جس پر میں نے جواب دیا ’’میں 8 سال کا تھا۔‘‘ اپنے مبارک چہرے پر تبسم فرماتے ہوئے پیارے حضور نے مجھ سے پوچھا ’’پھر آپ نے اپنی اردو لکھائی کیسے بہتر کی؟‘‘ میں اس سوال سے حیران رہ گیا اور اس بات نے مجھے اس حقیقت پر غور کرنے پر مجبور کیا کہ حضور انور کے نام لکھے گئے تمام خطوط کو حضور انور بہت اچھی طرح سے پڑھتے ہیں اور معمولی تفصیلات پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں اُس خدائی جماعت کی خدمت کرنے والے خلافت کے بہت سے خوش نصیب بندوں میں سے ایک ہوں۔ اللہ ہمیں خلافت کی حقیقی برکات کا ادراک کرنے اور خلیفہ وقت کے ساتھ مضبوط رشتہ استوار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عامر سعید کے جذبات

• ایک واقف نو عزیزم عامر سعید نے ہمیں بتایا کہ حضور انور نے ان کی کچھ کمزوریوں پر قابو پانے میں کس طرح مدد کی جو انہیں پریشان کر رہی تھیں۔ یہاں انہوں نے ہمیں بتایا کہ ’’جب میں جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہا تھا مجھے ایک بار ایک ملاقات میں حضور انور سے اپنی کچھ خامیوں کا ذکر کرنے کا موقع ملا۔ جواب میں حضور انور نے بہت پیار سے کچھ مفصل نصیحتیں کیں تاکہ ہر ایک کو دور کرنے میں میری مدد کی جاسکے۔ بعد میں جب میں دفتر سے نکلنے کے لیے دروازے پر پہنچا تو آپ نے مجھے واپس بلایا اور فرمایا ’’آپ مجھے ہر دس دن بعد اپنے حالات سے آگاہ کرنے کے لیے ضرور لکھیں۔‘‘

میں نے ویسا ہی کیا جیسا کہ حضور انور نے مجھے ہدایت فرمائی اور اللہ کے فضل سے میں نے آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر میں نے اپنے آپ کو ان پریشانیوں اور خامیوں پر قابو پایا جن کا میں نے پیارے حضور سے ذکر کیا تھا۔

مجھے اس سے اندازہ ہوا کہ حضور انور اپنے انتہائی مصروف شیڈول کے باوجود جامعہ احمدیہ کے طلباء کی پرورش کا کس حد تک خیال رکھتے ہیں۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا کہ وہ انسان ہم پر کتنا مہربان اور پیار کرنے والا ہے اور وہ اپنا کتنا ذاتی وقت ہمیں دیتا ہے۔ یہ ذاتی طور پر میرے لیے بہت ایمان افروز تھا کیونکہ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کی دعائیں مجھے براہ راست فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ حضور انور کی دعاؤں اور محبتوں کے وصول کنندہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم معاذ احمد کے جذبات

• مربی سلسلہ مکرم معاذ احمد صاحب نے ہمارے ساتھ جو کچھ شیئر کیا وہ یہ ہے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جامعہ کے طلباء کو دورانِ مطالعہ متعدد بار خلیفہ وقت کے ساتھ ملاقاتیں کرنے کا بابرکت موقع ملتا ہے۔ میری جامعہ احمدیہ یوکے کی پہلی ملاقات جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ اُس ملاقات سے چند دن پہلے میری دادی جان اچانک شدید بیمار ہوگئیں اور اس طرح انہیں ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ میں نے اس بارے میں حضور کو خط لکھا۔ مجھے ایک دو دن بعد جواب ملا جس میں حضور انور نے فرمایا کہ ’’اللہ فضل کرے گا‘‘۔ مجھے انہی دنوں میں ملاقات کرے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں نے اس کا ذکر حضور انور سے کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا۔

ایک یا دو دن کے بعد میری دادی جان کی طبیعت اتنی بگڑ گئی کہ انہیں I C U یونٹ میں داخل کر دیا گیا اور سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ جب انکے زندہ رہنے کے امکانات بہت کم نظر آرہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کی بارش کی اور دادی جان کو ایک اور زندگی عطا کی۔ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعاؤں کی طاقت سے دادی جان کو ایک نئی زندگی عطا فرمائی ہے اور حضور انور نے مجھے پہلے ہی اپنے ملاقات میں تسلی دے دی تھی کہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلافت واقعی ہم سب کے لیے ایک نعمت ہے اور ہمیں اپنے پیارے خلیفہ کے لیے دعا کرتے ہوئے اس نعمت سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

مکرم نصر احمد ارشد کے جذبات

• خاکسار کے بھائی نصر احمد ارشد صاحب جو کے اس وقت دفتر وکالت مال یو کے میں خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے جامعہ احمدیہ میں زخمی ہونے کے بعد حضور انور سے ملنے والی محبت کے بارے میں بتایا۔ کہ جامعہ کے درجہ رابعہ میں سالانہ کھیلوں کے دوران باسکٹ بال کے میچ میں میرا جبڑا ٹوٹ گیا۔ سرجری کے بعد میں پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے دفتر گیا اور دریافت کیا کہ کیا حضور انور نے کوئی دوا لینے کا مشورہ دیا ہے۔ پہنچنے پر مجھے سب سے پہلے بتایا گیا کہ حضور انور کو میری چوٹ کی اطلاع اس وقت دی گئی جب وہ جرمنی سے واپس تشریف لا رہے تھے اور انہوں نے تازہ ترین معلومات طلب کی تھیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے بیٹھ کر انتظار کرنے کو کہا۔

انہوں نے کیا جب حضور انور کے دفتر میں جاؤں گا تب معلوم ہو گا اگر میری خوش قسمتی ہوئی تو حضور انور سے دوا یا کم از کم ایک نوٹ لے لوں گا کہ کیا لینا ہے۔ مجھے واضح طور پر یاد ہے کہ جمعرات کا دن تھا اور حضور انور یقیناً اپنے جمعہ کے خطبہ کی تیاری میں مصروف تھے۔ میرے انتظار میں وقت گزرتا گیا۔ ملاقات کرنے والا پہلا خاندان میرے پاس آکر بیٹھ گیا۔ میں نے حضور انور کے دفتر کے باہر لگے ہوئے لائٹ بلب کی روشنی کو دیکھا جیسے وہ اچانک چمکتی ہے۔ حضور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بلایا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کہا ’’نصر! حضور آپ کو بلا رہے ہیں‘‘۔ میں جم گیا۔ گویا سانس لینا یا چلنا بھول گیا ہوں۔ مجھے یاد ہے کہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے جانے کے لیے ہلکا سا دھکا دیا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی مجھے یاد آیا کہ حضور انور دروازے کی طرف منہ کر کے گویا انتظار کر رہے تھے۔ ’’تم ہمیشہ اپنے آپ کو زخمی کرنے کا انتظام کرتے ہو اور پھر میرے پاس آتے ہو!‘‘ حضور انور نے مسکراتے ہوئے کہا. ’’آپ کے لیے مزید کوئی گیم نہیں‘‘ حضور نے مجھ سے میری چوٹ سرجری اور کیا ہونے والا ہے کے بارے میں سوالات پوچھے۔ میں نے حضور انور کو بتایا کہ ڈاکٹروں نے مجھے بتایا ہے کہ مجھے اپنے جبڑے میں چار سے چھ ہفتوں تک پیچ رکھنا پڑے گا۔ لیکن میں اپنے جبڑے میں بغیر کسی پیچ کے آپکے سامنے کھڑا ہوں۔ ڈاکٹروں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے ایسا کیس پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ مجھے یاد ہے کہ حضور انور نے مسکراتے ہوئے مجھ سے کہا تھا کہ ’’اچھا یہ بات ہے! پھر تو تمہاری پریشان بیوی کی دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔‘‘ میں نے حضور سے عرض کی کہ میں نے ڈاکٹروں سے کہا ہے کہ میرا ایک خلیفہ ہے جس نے میرے لیے دعا کی ہے اور آج آپ جو کچھ دیکھ رہے ہیں اس کی اصل وجہ یہی ہے۔

میں حیران تھا کہ میرے روحانی بادشاہ نے وہ سب کچھ روک دیا جو وہ کر رہا تھا میرے جیسے نامعلوم اور غیر اہم شخص کے لیے جس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ وہ دن تھا جسے میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تو حضور انور نے تیزی سے کرسی پر بیٹھ کر ہومیوپیتھی کی الماری کی طرف رخ کیا اور کچھ دوائی نکال کر مجھے عنائت فرمائی۔ خاکسار دفتر سے نکلا تو لالہ ناصر سعید صاحب مرحوم دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ میں مضبوط رہنے کی خواہش کے باوجود انکی باہوں میں گر پڑا میری آنکھیں سوجی ہوئی تھیں۔ ایسا لگا جیسے خلیفہ وقت میرا انتظار کر رہیں ہوں۔ وہ تمام لوگوں میں مصروف ترین ہے لیکن پھر بھی وہ بیٹھا میری طرف ایسے دیکھتا رہا جیسے میں اس کی فکر کا مرکز ہوں۔ اس سے مجھے یہ احساس ہوا کہ حضور انور واقعی کسی کے دکھ اور درد کو لے کر سکون میں بدل دیتے ہیں اور ان کے ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ اس دور میں ہمارا ایک خلیفہ ہے!

پروفیسر مجید احمد بشیر

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ قَضٰى نَحۡبَهٗ کی زندہ جاوید مثالیں

انصار شہداء کی لازوال داستانیں

قسط دوم۔ آخری

شہداء کرام مجلس انصار اللہ

نمبر شمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
01	سید الشہداء حضرت سید عبداللطیف صاحب شہید	کابل	افغانستان	14.07.1903
02	حضرت سید سلطان احمد صاحب	کابل	افغانستان	1918
03	حضرت سید حکیم صاحب	کابل	افغانستان	1918
04	حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب	تہران	ایران	22.02.1928
05	مکرم شیخ احمد فرقانی صاحب	لوائے کرکوک	عراق	16.01.1935
06	مکرم محمد رفیق صاحب	کاشغر	کاشغر	1939
07	حضرت حاجی میراں بخش صاحب	انبالہ	ہندوستان	14.8.1940/13
08	صوبیدار خوشحال خان صاحب	صوابی مردان	پاکستان	29.05.1942
09	الحاج مولوی محمد دین صاحب	جہاز ڈوبنے سے	ہندوستان	18.11.1942
10	جمعدار محمد اشرف صاحب	سٹھیالی	ہندوستان	02.09.1947
11	میاں علم دین صاحب	قادیان	ہندوستان	06.09.1947
12	محترم سید محبوب عالم صاحب بہاری	قادیان	ہندوستان	19.09.1947
13	مکرم فیض محمد صاحب	قادیان	ہندوستان	1947
14	مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ	بٹالہ	ہندوستان	1947
15	مکرم محمد رمضان صاحب	کھارا نزد قادیان	ہندوستان	1947
16	مکرم بدرالدین صاحب	سیکھواں نزد قادیان	ہندوستان	1947
17	حضرت چوہدری فقیر محمد صاحبؓ	ونجواں ضلع گورداسپور	ہندوستان	1947
18	مکرم بابو عبدالکریم صاحب	پونچھ	ہندوستان	--
19	حضرت حافظ جمال احمد صاحبؓ (مبلغ ماریشس)	ماریشس	ماریشس	27.12.1949
20	محترم محمد اکرم خان صاحب	چارسدہ ضلع پشاور	پاکستان	10.01.1950
21	چوہدری بدرالدین صاحب	راولپنڈی	پاکستان	10.10.1950
22	مولوی عبدالغفور صاحب	مانسہرہ	پاکستان	21.09.19--
23	چوہدری محمد حسین صاحب احمدی	گمبٹ ریاست خیرپور	پاکستان	19.02.1952
24	ماسٹر منظور احمد صاحب	لاہور	پاکستان	1953
25	مکرم محمد شفیع صاحب	مغلپورہ لاہور	پاکستان	06.03.1953
26	مرزا کریم بیگ صاحب	لاہور	پاکستان	07.03.1953
27	مکرم عبدالغفور صاحب حوالدار	لاہور	پاکستان	08.03.1953
28	حضرت مولانا نذیر احمد علی صاحب رئیس التبلیغ	بو	سیرالیون	19.05.1955
29	محترم داؤد جان صاحب شہید	سرحد	پاکستان	03.1956.--
30	ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب آف کوہاٹ	ٹل کوہاٹ	پاکستان	29.06.1956
31	مکرم شریف دوتسا صاحب	--	البانیہ	--
32	مکرم مولانا غلام حسین ایاز صاحب	بورنیو	سنگاپور	18.10.1959/17
33	مکرم رستم خان صاحب خٹک	مردان	پاکستان	11.02.1966
34	مولوی عبدالحق نور صاحب کرونڈی	کرونڈی	پاکستان	21.12.1966
35	ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب ابن سید معصوم شاہ صاحب	لیگوس	نائیجیریا	05.04.1969
36	مکرم عبدالرحمٰن صاحب بنگالی	ڈیٹن	امریکہ	16.05.1972
37	مولانا ابوبکر ایوب صاحب آف انڈونیشیا	ہالینڈ	ہالینڈ	14 / 15.09.1972
38	مکرم محمد افضل کھوکھر صاحب	گوجرانوالہ	پاکستان	01.06.1974
39	مکرم چوہدری منظور احمد ثاقب صاحب ابن کریم الدین صاحب	گوجرانوالہ	پاکستان	01.06.1974
40	مکرم شوکت حیات تہیم صاحب ابن مکرم مہر دین صاحب	حافظ آباد	پاکستان	01.06.1974
41	مکرم غلام قادر صاحب ابن مکرم روشن دین صاحب	گوجرانوالہ	پاکستان	02.06.1974
42	مکرم محمد رمضان صاحب	گوجرانوالہ	پاکستان	02.06.1974
43	مکرم محمد فخرالدین بھٹی صاحب	ایبٹ آباد	پاکستان	11.06.1974
44	مکرم محمد زمان صاحب ابن مکرم محمد ظریف خان صاحب	بالاکوٹ	پاکستان	11.06.1974
45	مکرم ماسٹر ضیاء الدین ارشد صاحب ابن مکرم سراج الدین صاحب	ربوہ	پاکستان	16.07.1974
46	پروفیسر مکرم عباس ابن عبدالقادر صاحب	حیدر آباد	پاکستان	02.09.1974
47	مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب ابن مکرم شاہ نواز چوہدری صاحب	موسے والا سیالکوٹ	پاکستان	26.09.1976
48	مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ابن مکرم چوہدری غلام احمد صاحب	موسے والا / سیالکوٹ	پاکستان	26.09.1976
49	مکرم علم دین صاحب منشی	کوٹلی آزاد کشمیر	پاکستان	13.08.1979
50	مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب	کانو	نائیجیریا	07.1981.--
51	مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کاشمیری	کوٹلی آزاد کشمیر	پاکستان	26.08.1982
52	مکرم ماسٹر عبدالحکیم ابڑو صاحب	لاڑکانہ	پاکستان	14.04.1983
53	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب	شیخوپورہ	پاکستان	05.08.1983
54	مولوی برکت اللہ محمود صاحب مبلغ سلسلہ	لاہور	پاکستان	07.10.1983

نمبر شمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
55	مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب ابن مکرم قریشی محی الدین صاحب	سکھر	پاکستان	01.05.1984
56	مکرم ڈاکٹر عبد القادر چیمہ صاحب ابن قاری غلام مجتبیٰ صاحب	فیصل آباد	پاکستان	16.05.1984
57	الحاج محمد ابراہیم بی جی صاحب لوکل مبلغ	کانو	نائیجیریا	1984
58	مکرم انعام الرحمٰن انور صاحب	سکھر	پاکستان	15.03.1985
59	مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب ابن مکرم چوہدری عبد الستار صاحب	نواب	پاکستان	07.04.1985
60	مکرم ڈاکٹر عقیل ابن عبد القادر خان صاحب	حیدر آباد	پاکستان	19.06.1985
61	مکرم چوہدری محمود احمد اٹھوال صاحب ابن مکرم دین محمد چوہدری	پنوں عاقل سکھر	پاکستان	29.07.1985
62	مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ	ٹرینیڈاڈ	ٹرینیڈاڈ	10.08.1985
63	مکرم مرزا منور بیگ صاحب ابن مکرم مرزا سردار بیگ صاحب	لاہور	پاکستان	18.04.1986
64	مکرم سید قمر الحق صاحب ابن مکرم سید عبد الہادی	سکھر	پاکستان	11.05.1986
65	مکرم بابو عبد الغفار صاحب ابن مکرم ماسٹر خدا بخش	حیدر آباد	پاکستان	09.07.1986
66	مکرم عبد الماجد آدجے صاحب غانین	ابورا	غانا	31.10.1986
67	محترم مولوی حنیف یعقوب صاحب آف ٹرینیڈاڈ	گیانا	گیانا	26.11.1986
68	حافظ عبد الوہاب صاحب بلتستانی	ربوہ	پاکستان	14.10.1988
69	مکرم ڈاکٹر عبد القدیر صاحب ابن مکرم مولوی رحیم بخش صاحب	نواب شاہ	پاکستان	02.08.1989
70	مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ابن مکرم مولوی رحیم بخش صاحب	نواب شاہ	پاکستان	28.09.1989
71	مکرم قاضی بشیر احمد کھوکھر صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم قاضی کلیم احمد صاحب	شیخوپورہ	پاکستان	17.01.1990
72	مکرم نصیر احمد علوی صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب	دوڑ، نواب شاہ	پاکستان	17.11.1990
73	مکرم محمد دین ملک ابن فقیر علی صاحب	ساہیوال	پاکستان	24.11.1991
74	مکرم مبارک احمد صاحب ساقی	لندن	برطانیہ	16.05.1992
75	مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی	فرینکفرٹ	جرمنی	23.08.1992
76	مکرم محمد کمال الدین صاحب	آیودیجی	نائیجیریا	04.12.1993
77	مکرم رانا ریاض احمد صاحب ابن مکرم رانا عبد الستار صاحب	لاہور	پاکستان	05.02.1994
78	چوہدری محمد عیسیٰ صاحب	لندن	برطانیہ	30.09.1994

نمبر شمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
79	مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید نسیم بابر صاحب ابن مکرم سید محمد جی احمدی صاحب	اسلام آباد	پاکستان	09.10.1994
80	مکرم عبد الرحمٰن باجوہ صاحب ابن مکرم غلام جیلانی صاحب	کراچی	پاکستان	28.10.1994
81	مکرم سلیم احمد پال صاحب ابن مکرم خدا بخش صاحب	کراچی	پاکستان	10.11.1994
82	مکرم انور حسین ابڑو صاحب ابن مکرم محمد انور ابڑو	لاڑکانہ	پاکستان	19.12.1994
83	مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ابن مکرم چوہدری کمال الدین صاحب	شب قدر مردان	پاکستان	09.04.1995
84	مکرم علی حیدر اُپل صاحب	ٹورنٹو	کینیڈا	30.04.1995
85	مکرم مبارک احمد شرما صاحب ابن مکرم عبد الرشید شرما صاحب	شکار پور سندھ	پاکستان	03.05.1995
86	مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب	جرمنی	جرمنی	23.08.1995
87	مکرم احسان احمد باجوہ صاحب	لندن	برطانیہ	12.10.1995
88	مکرم الحاج السید حلمی الشافعی آف قاہرہ مصر	لندن	برطانیہ	12.02.1996
89	مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر	غرناطہ	سپین	12.08.1996
90	مکرم میاں محمد صادق صاحب ابن مکرم میاں علم دین صاحب	حافظ آباد	پاکستان	08.11.1996
91	مکرم چوہدری عتیق احمد باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ	وہاڑی	پاکستان	19.06.1997
92	مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب	ڈھونیکی گوجرانوالہ	پاکستان	25.10.1997
93	مکرم محمد ایوب اعظم صاحب ابن مکرم شیخ نظام الدین صاحب	واہ کینٹ	پاکستان	07.07.1998
94	مکرم ملک نصیر احمد صاحب ابن مکرم غلام علی	وہاڑی	پاکستان	04.08.1998
95	مکرم نذیر احمد بھیو صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب	نواب شاہ	پاکستان	10.10.1998
96	مکرم چوہدری عبد الرشید شریف صاحب ابن چوہدری محمد شریف صاحب	لاہور	پاکستان	30.10.1998
97	مکرم اعجاز احمد ملک صاحب ابن مکرم عنایت اللہ ملک	گوجرانوالہ	پاکستان	01.12.1998
98	مکرم اکبر حسین غازی صاحب ابن مکرم ابو بکر صدیق صاحب	کھلنا	بنگلہ دیش	08.10.1999
99	مکرم سبحان مورال صاحب	کھلنا	بنگلہ دیش	08.10.1999
100	مکرم ڈاکٹر ایم اے مجید صاحب ابن مکرم میسر علی غازی صاحب	کھلنا	بنگلہ دیش	08.10.1999
101	مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب ابن ڈاکٹر فضل حق صاحب	فیصل آباد	پاکستان	17.01.2000

نمبرشمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
102	مکرم عبد الطیف صاحب ابن مکرم اسماعیل صاحب	شیخوپورہ	پاکستان	08.06.2000
103	مکرم عطاء اللہ صاحب ابن مکرم مولا بخش	گھٹیالیاں	پاکستان	30.10.2000
104	مکرم غلام محمد صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب	گھٹیالیاں	پاکستان	30.10.2000
105	مکرم نذیر احمد صاحب رائے پوری ابن مکرم اصغر علی	تخت ہزارہ سرگودھا	پاکستان	10.11.2000
106	مکرم عارف محمود صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب	تخت ہزارہ سرگودھا	پاکستان	10.11.2000
107	مکرم عبد الرحیم مجاہد صاحب	ساہیوال	پاکستان	08.05.2001
108	مکرم پاپوحسن صاحب	لولان (بایان)	انڈونیشیا	22.06.2001
109	مکرم شیخ نذیر احمد صاحب	فیصل آباد	پاکستان	28.07.2000
110	مکرم چوہدری نور احمد صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب	سدووالہ نیواں نارووال	پاکستان	14.09.2001
111	مکرم اعجاز بسرا صاحب ابن مکرم منیر احمد بسراء صاحب	گھٹیالیاں	پاکستان	19.10.2001
112	مکرم غلام مصطفٰے محسن صاحب ابن مکرم غلام رسول صاحب	پیر محل	پاکستان	10.01.2002
113	مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب	رحیم یار خان	پاکستان	15.11.2002
114	مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ ابن میاں عنایت محمد صاحب	راجن پور	پاکستان	25.02.2003
115	مکرم بریگیڈیئر افتخار احمد صاحب ابن مکرم کیپٹن احمد دین صاحب	راولپنڈی	پاکستان	17.07.2003
116	مکرم محمد شاہ عالم صاحب	کھلنا	بنگلہ دیش	31.10.2003
117	مکرم برکت اللہ منگلا صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب	سرگودھا	پاکستان	21.08.2004
118	مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم عبد العزیز صاحب	کوئٹہ	پاکستان	12.09.2005
119	مکرم محمد اسلم کلہ صاحب ولد خوشی محمد صاحب	مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین	پاکستان	07.10.2005
120	مکرم راجہ الطاف محمود صاحب ولد راجہ احمد خان صاحب	مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین	پاکستان	07.10.2005
121	مکرم راجہ محمد اشرف ولد راجہ اللہ دتہ صاحب	مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین	پاکستان	07.10.2005
122	مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم صوبیدار بشارت احمد صاحب	گجرات	پاکستان	21.08.2006
123	ڈاکٹر مجیب الرحمن پاشا صاحب ولد محترم پیر فضل الرحمن صاحب	سانگھڑ	پاکستان	07.05.2006

نمبرشمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
124	مکرم شیخ رفیق احمد صاحب ولد شیخ محمد بشیر صاحب	کراچی	پاکستان	19.03.2006
125	مکرم محمد اشرف صاحب جھارا ولد مکرم مہر دین صاحب	منڈی بہاؤالدین	پاکستان	01.03.2007
126	مکرم چوہدری حبیب اللہ سیال ساحب ولد چوہدری جلال الدین سیال ساحب	قصور	پاکستان	07.04.2007
127	مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب ولد مکرم رحمت اللہ صاحب (مرحوم)	کراچی	پاکستان	20.09.2007
128	مکرم ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب ولد مکرم شیخ محمد ابراہیم (مرحوم)	کراچی	پاکستان	26.09.2007
129	مکرم بشارت احمد مغل صاحب ولد سراج دین صاحب	کراچی	پاکستان	24.02.2008
130	مکرم ڈاکٹر غلام سرور صاحب ولد مکرم غلام محی الدین صاحب	نگھونزد اچینی پایاں ضلع پشاور	پاکستان	19.03.2008
131	مکرم ڈاکٹر عبد المنان صدیقی صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبد الرحمان	ڈھولن آباد میرپور خاص	پاکستان	08.09.2008
132	مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد دین صاحب	ضلع نواب شاہ	پاکستان	09.09.2008
133	مکرم دولت خان صاحب شہید ابن مکرم حجی عجب خان صاحب	شبقدر پشاور	پاکستان	02.09.2008
134	مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب شہید ابن نور محمد صاحب مرحوم	بورے والاوہاڑی	پاکستان	18.11.2008
135	مکرم سعید احمد صاحب شہید ابن چوہدری غلام قادر صاحب اٹھوال	حیدرآباد	پاکستان	19.01.2009
136	مکرم مبشر احمد صاحب شہید ابن مکرم محمود احمد صاحب	کراچی	پاکستان	22.02.2009
137	مکرم میاں لئیق احمد صاحب ابن میاں یعقوب احمد صاحب	فیصل آباد	پاکستان	29.05.2009
138	مکرم خالد رشید صاحب شہید ابن مکرم عبد الرشید صاحب	کوئٹہ	پاکستان	24.06.2009
139	مکرم ظفر اقبال صاحب شہید ابن مکرم لعل دین صاحب (مرحوم)	کوئٹہ	پاکستان	24.06.2009
140	مکرم محمد اعظم فاروقی صاحب ابن حکیم محمد افضل صاحب	اوچ شریف بہاولپور	پاکستان	26.09.2009
141	مکرم محمد سلیم رانا صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب	سانگھڑ	پاکستان	26.11.2009
142	مکرم پروفیسر محمد یوسف صاحب ابن امام الدین صاحب	رچنا ٹاؤن لاہور	پاکستان	05.01.2010
143	مکرم سمیع اللہ صاحب ابن ممتاز احمد صاحب	احمد پور۔شہداد پور	پاکستان	03.02.2010
144	مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب ابن شیخ بشیر احمد صاحب	فیصل آباد	پاکستان	01.04.2010

نمبر شمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
145	مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب ابن شیخ مبشر احمد صاحب	فیصل آباد	پاکستان	01.04.2010
146	مکرم حفیظ احمد شاکر صاحب ابن مکرم علی محمد صاحب	کراچی	پاکستان	19.05.2010
147	مکرم لعل خان ناصر صاحب ابن حاجی احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
148	مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب ابن چوہدری اللہ دتہ ورک صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
149	مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب ابن مہر راجہ خان بھروانہ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
150	مکرم احسان احمد خان صاحب ابن وسیم احمد خان صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
151	مکرم خاور ایوب صاحب ابن مکرم محمد ایوب صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
152	مکرم الیاس احمد اسلم قریشی صاحب ابن ماسٹر محمد شفیع صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
153	مکرم مرزا ظفر احمد صاحب ابن مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
154	مکرم محمود احمد صاحب ابن اکبر علی صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
155	مکرم محمود احمد شاد صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم غلام احمد صاحب نائب تحصیلدار	لاہور	پاکستان	28.05.2010
156	مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب ابن مرزا منور بیگ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
157	مکرم مسعود احمد بھٹی صاحب ابن احمد دین بھٹی صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
158	مکرم چوہدری محمد مالک صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
159	مکرم سجاد اظہر بھروانہ صاحب ابن مکرم مہر اللہ یار بھروانہ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
160	مکرم کیپٹن (ر) مرزا نعیم الدین صاحب ابن مرزا سراج الدین صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
161	مکرم شیخ محمد اکرام اطہر صاحب ابن شیخ شمس الدین صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
162	مکرم سردار افتخار الغنی صاحب ابن مکرم سردار عبدالشکور صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
163	مکرم سید ارشاد علی شاہ صاحب ابن مکرم سید سمیع اللہ شاہ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
164	مکرم محمد انور صاحب ابن مکرم محمد خان صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
165	مکرم ظفر اقبال صاحب ابن مکرم محمد صادق صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
166	مکرم عتیق الرحمن ظفر صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
167	مکرم نثار احمد صاحب ابن غلام رسول گل صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
168	مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب ابن مکرم شیخ امیر احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
169	مکرم محمد یحیٰ خان صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ خان صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
170	مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب ابن مکرم عبدالمجید صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
171	مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب ابن مکرم محمد منیر شاہ ہاشمی صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
172	مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ابن عبدالمجید صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
173	مکرم مبارک علی اعوان صاحب ابن عبدالرزاق صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
174	مکرم ملک زبیر احمد صاحب ابن مکرم ملک رشید احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
175	مکرم شیخ ندیم احمد طارق صاحب ابن شیخ محمد منشاء صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
176	مکرم محمود احمد صاحب ابن مجید احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
177	مکرم میاں محمد سعید درد صاحب ابن مکرم میاں محمد یوسف صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
178	مکرم چوہدری محمد نواز جہ صاحب ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
179	مکرم ڈاکٹر طارق بشیر صاحب ابن مکرم یوسف خان صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
180	مکرم میاں منیر احمد صاحب ابن مکرم مولوی عبدالسلام صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
181	مکرم عامر لطیف پراچہ صاحب ابن مکرم عبداللطیف پراچہ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
182	مکرم طاہر محمود صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
183	مکرم انصار الحق صاحب ابن مکرم ملک انوار الحق صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
184	مکرم مسعود احمد اختر باجوہ صاحب ابن مکرم چوہدری محمد حیات باجوہ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010

نمبرشمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
185	مکرم میاں لئیق احمد صاحب ابن مکرم میاں شفیع احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
186	مکرم محمد اشرف بلال صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
187	مکرم منور احمد قیصر صاحب ابن مکرم عبدالرحمن صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
188	مکرم منیر احمد شیخ صاحب ابن مکرم شیخ تاج دین صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
189	مکرم میاں مبشر احمد صاحب ابن مکرم میاں برکت علی صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
190	مکرم فدا حسین صاحب ابن مکرم بہادر خاں صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
191	مکرم سید لئیق احمد صاحب ابن مکرم سید محی الدین احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
192	مکرم شیخ محمد یونس صاحب ابن مکرم شیخ جمیل احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
193	مکرم ملک عبدالرشید صاحب ابن مکرم عبدالحمید صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
194	مکرم چوہدری اعجاز نصراللہ خان صاحب ابن مکرم محمد اسداللہ خان صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
195	مکرم چوہدری محمد احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر نور احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
196	مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب ابن مکرم نصیر احمد سولنگی صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
197	مکرم جنرل (ر) ناصر احمد چوہدری صاحب ابن مکرم چوہدری صفدر علی صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
198	مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب ایڈوکیٹ ابن مکرم نذیر حسین صاحب سیالکوٹی	لاہور	پاکستان	28.05.2010
199	مکرم ارشد محمود بٹ صاحب ابن مکرم محمود احمد بٹ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
200	مکرم مرزا امین بیگ صاحب ابن مکرم مرزا کریم بخش صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
201	مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب ابن مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل درویش	لاہور	پاکستان	28.05.2010
202	مکرم منور احمد خان صاحب ابن مکرم محمد ایوب خان صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
203	مکرم نذیر احمد خان صاحب ابن مکرم محمد یٰسین صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010

نمبرشمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
204	مکرم محمد حسین ملہی صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
205	مکرم محمد حسین صاحب ابن مکرم نظام الدین صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
206	مکرم محمد اشرف بھلر صاحب ابن مکرم عبداللہ صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
207	مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب صاحب ابن مکرم ڈاکٹر یعقوب احمد صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
208	مکرم ملک وسیم احمد صاحب ابن مکرم محمد اشرف صاحب	لاہور	پاکستان	28.05.2010
209	مکرم نعمت اللہ صاحب شہید ابن مکرم بابو سمیع اللہ صاحب	ناورووال	پاکستان	29.05.2010
210	مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب ابن ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب	سانگھڑ	پاکستان	19.08.2010
211	مکرم شیخ عامر رضا صاحب ابن مکرم شیخ مشتاق احمد صاحب	مرادان	پاکستان	03.09.2010
212	مکرم نصیر احمد بٹ صاحب شہید ابن مکرم اللہ رکھا صاحب	فیصل آباد	پاکستان	08.09.2010
213	مکرم شیخ محمود احمد صاحب ابن مکرم شیخ نذیر احمد صاحب	مردان	پاکستان	08.11.2010
214	مکرم رانا ظفراللہ صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب	سانگھڑ	پاکستان	18.03.2011
215	مکرم نسیم احمد بٹ صاحب ابن مکرم محمد رمضان بٹ صاحب	فیصل آباد	پاکستان	04.09.2011
216	مکرم ماسٹر دلاور حسین صاحب	ضلع شیخوپورہ	پاکستان	01.10.2011
217	مکرم ملک محمد عامر صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب	ہرنائی بلوچستان	پاکستان	01.12.2011
218	مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم محمد شفیع صاحب	سرائے نورنگ بنوں	پاکستان	23.01.2012
219	مکرم محمد اکرم صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب	نواب شاہ	پاکستان	29.02.2012
220	مکرم مقصود احمد صاحب ابن مکرم محمد ادریس احمد صاحب	نواب شاہ (آف ربوہ)	پاکستان	07.03.2012
221	مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب ابن مکرم میاں مبارک احمد صاحب	ربوہ	پاکستان	30.03.2012
222	مکرم طارق احمد صاحب ابن مکرم مبارک احمد صاحب	لیہ	پاکستان	17.05.2012
223	مکرم نعیم احمد گوندل صاحب ابن مکرم عبدالواحد صاحب	کراچی	پاکستان	19.07.2012
224	مکرم راؤ عبدالغفار صاحب ابن مکرم ابن مکرم محمد تحسین صاحب	کراچی	پاکستان	06.09.2012

نمبر شمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
225	مکرم محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب	کراچی	پاکستان	11.09.2012
226	مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب ابن مکرم خواجہ منظور احمد صاحب	سرگودھا	پاکستان	04.10.2012
227	مکرم چوہدری ریاض بسرا صاحب ابن مکرم چوہدری منیر احمد بسرا	گھٹیالیاں	پاکستان	18.10.2012
228	مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عبدالعزان خان صاحب	کراچی	پاکستان	23.10.2012
229	مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب ابن مکرم شاہ محمد صاحب	کراچی	پاکستان	23.10.2012
230	مکرم نصرت محمود صاحب ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب مرحوم	امریکہ	پاکستان	27.11.2012
231	مکرم حامد سمیع صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالسمیع صاحب	کراچی	پاکستان	11.06.2013
232	مکرم ظہور احمد کیانی صاحب ابن مکرم عبدالعزیز کیانی صاحب	کراچی	پاکستان	21.08.2013
233	مکرم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب	کراچی	پاکستان	31.08.2013
234	مکرم بشیر احمد کیانی صاحب ابن مکرم عبدالغفار صاحب کیانی	کراچی	پاکستان	01.11.2013
235	مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم فتح محمد صاحب	بھوئیوال شیخوپورہ	پاکستان	16.05.2014
236	مکرم ڈاکٹر مہدی علی صاحب ابن مکرم چوہدری فرزند علی صاحب	ربوہ (آف امریکہ)	امریکہ	30.05.2014
237	مکرم مبشر احمد کھوسہ صاحب ابن مکرم جلال دین صاحب	میرپور خاص	پاکستان	22.09.2014
238	مکرم لطیف عالم صاحب بٹ ابن مکرم خورشید عالم صاحب بٹ	کامرہ اٹک	پاکستان	15.10.2014
239	مکرم مبارک احمد ساحب باجوہ ابن مکرم امیر احمد باجوہ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	پاکستان	26.10.2009
240	مکرم سید اسد الاسلام صاحب ابن مکرم نعیم احمد شاہ	گلاسکو انگلستان	انگلستان	24.03.2016
241	مکرم مختار احمد صاحب علوی ابن مکرم عمر دین صاحب	کراچی	پاکستان	10.01.2004
242	مکرم داؤد احمد صاحب ابن مکرم غلام محی الدین صاحب	کراچی	پاکستان	24.05.2016
243	مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم شریف احمد صاحب	اٹک	پاکستان	04.06.2016
244	مکرم ڈاکٹر خلیق احمد صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب	کراچی	پاکستان	20.06.2016
245	مکرم شیخ ساجد محمود صاحب ابن مکرم مجید احمد صاحب	کراچی	پاکستان	27.11.2016

نمبر شمار	نام شہید	مقام شہادت	ملک	تاریخ شہادت
246	مکرم پروفیسر ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب ابن مکرم شیخ سلطان احمد صاحب	لاہور	پاکستان	07.04.2017
247	مکرم بشارت احمد صاحب ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب	خانپور ضلع رحیم یار خان	پاکستان	03.05.2017
248	مکرم قاضی شعبان احمد خان صاحب ابن مکرم قاضی محمد سلیمان صاحب	لاہور	پاکستان	25.06.2018
249	مکرم ڈاکٹر طاہر عزیز صاحب ابن مکرم ارشد اللہ بھٹی صاحب مرحوم	اسلام آباد	پاکستان	11.03.2019
250	مکرم ڈاکٹر افتخار احمد صاحب ابن مکرم خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم	اسلام آباد	پاکستان	11.03.2019
251	مکرم مہدی خاں صاحب ابن مکرم نواب خان صاحب	نواں کوٹ	پاکستان	03.01.2019
252	مکرم معراج احمد چنار صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب	پشاور	پاکستان	12.08.2020
253	مکرم نعیم الدین صاحب ابن مکرم فضل دین خٹک صاحب	پشاور	پاکستان	05.10.2020
254	مکرم محبوب خان صاحب ابن مکرم سید جلال صاحب	پشاور	پاکستان	08.11.2020
255	مکرم عبدالقادر صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب	پشاور	پاکستان	11.02.2021
256	مکرم کامران احمد صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب	پشاور	پاکستان	09.11.2021
257	مکرم اصغر علی کلار صاحب ابن مکرم محمد شریف صاحب	بہاولپور	پاکستان	10.01.2022
258	مکرم اکبر علی صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب	ننکانہ صاحب	پاکستان	16.02.2022

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک پیغام میں انصار کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’یہ شہادتیں ہمیں ایمان و اخلاص اور وحدت و یگانگت کے جو سبق سکھا گئی ہیں ان کو اگر ہر احمدی ہمیشہ اسی طرح اپنے اندر زندہ رکھے تو ہمارے شہداء اور ان کی قربانیاں بھی زندہ رہیں گی اور جماعت کو بھی اس سے ایک نئی زندگی ہمیشہ ملتی چلی جائے گی۔ یہ شہداء تو بلا شبہ دائمی زندگی اور اپنے پیارے خدا کی طرف سے ابدی جنتوں کے حقدار اور وارث ٹھہرے ہیں۔ ان شہیدوں کا خون انشاء اللہ رنگ لائے گا اور ان عظیم قربانیوں سے جماعت کے لئے ترقی کی نئی سے نئی شاہراہیں وجود میں آئیں گی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی اپنے عہدِ بیعت کو نبھاتے ہوئے اپنے اندر وہ انقلابِ عظیم پیدا کرنے کی کوشش کرے جو اُسے اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دے اور یہی وہ روحانی انقلاب ہے جو زمانے کے منادی ہم میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین‘‘ (ماہنامہ انصار اللہ نومبر، دسمبر 2010ء صفحہ 9)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں ہی میں اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’آج ہمارے شہداء کی خاک سے بھی یقیناً یہ خوشبو آرہی ہے جو ہمارے دماغوں کو معطر کر رہی ہے۔ ان کی استقامت ہمیں پکار کر کہہ رہی ہے کہ جس استقامت اور صبر کا دامن تم نے پکڑا ہے، اسے کبھی نہ چھوڑنا۔‘‘ (خطبہ جمعہ 4 جون 2010ء)

دعا ہے کہ جس طرح ہمارے شہید بھائیوں نے حق ادا کر دکھایا، جب بھی موقع ملے ہم پیچھے رہنے والے بھی استقامت اور صبر کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے والے ہوں۔

ے جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

مبارک احمد منیر۔ نمائندہ الفضل برکینا فاسو

رپورٹ کارگزاری برموقع عید الاضحیٰ برکینا فاسو

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ساری دنیا میں جہاں حقوق اللہ بجالانے کی طرف توجہ دلاتی ہے وہاں حقوق العباد کی طرف بھی خاص توجہ دیتی ہے۔ چنانچہ ہر سال بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کے لیے ہزاروں پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ برکینا فاسو بھی ہر سال بے شمار فلاحی پروگرام کرتی ہے۔ خاص طور عیدوں کے موقع پر غریبوں کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی پچھلے سالوں کی طرح ہزاروں خاندانوں میں عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا گوشت تقسیم کیا گیا۔ اس کی مختصر رپورٹ پیش خدمت ہے۔

ریجن واگہ ڈوگو

اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ریجن واگہ ڈوگو ریجن میں 5 بیلوں کی قربانی کر کے 465 خاندانوں تک گوشت تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ 6 بکروں کی قربانی سے 80 سے زائد خاندانوں تک گوشت پہنچایا گیا۔ گوشت صرف احمدی احباب میں ہی نہیں بلکہ غیر احمدی غرباء، نادار اور بیواؤں اور مشن کے ہمسائیوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ اس سال بھی پچھلے سال کی طرح واگہ ڈوگو میں موجود جماعت احمدیہ کی وسیع زمین بستان مہدی میں عید الاضحیہ کے دوسرے دن پکنک کا پروگرام بنایا گیا۔ چنانچہ سینکڑوں خدام انصار، اطفال اور لجنہ بستان مہدی اکٹھے ہوئے۔ سب نے مختلف کھیلوں میں حصہ لیا اور تمام شاملین خوب لطف اندوز ہوتے رہے۔ دوپہر بعد نماز ظہر وعصر افراد جماعت میں کھانا تقسیم کیا گیا اور بعد ازاں پھر کھیلوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ واگہ ڈوگو کے خدام اور جامعۃ المبشرین برکینافاسو کے طلباء کے مابین فٹ بال کا دوستانہ میچ کھیلا گیا جو کہ جامعہ کے طلباء نے جیت لیا۔

ریجن کایا

کایا ریجن میں اس سال 4 گائیں 10 بکروں کی قربانی کی گئی چنانچہ ان کے ذریعہ 610 خاندانوں مستفید ہوئے

ریجن ڈوری

ڈوری ریجن میں اس سال 2 بیلوں، 4 بھیڑوں اور 5 بکروں کی قربانی کی گئی۔ اس کا گوشت تقریباً 50 گاؤں میں تقسیم کیا گیا۔ اس طرح

تقریباً 297 گھرانے قربانی کے گوشت سے مستفید ہوئے۔ اس سال بھی ہر سال کی طرح جیل میں قربانی کا جانور دیا گیا۔ نیز گورم گورم کی میئری میں بھی گوشت تقسیم کیا گیا۔

ریجن تینکو ڈوگو

اس سال تینکو ڈوگو میں دو گائیوں اور 7 بکروں کی قربانی کی گئی۔ چنانچہ قربانی کا گوشت 9 جماعتوں اور 3 مقامات کے 435 فیملیز تک پہنچایا گیا۔ اس کے علاوہ عید کے دوسرے دن خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک پکنک کا انتظام بھی کیا گیا جس میں 30 افراد شامل ہوئے۔

ریجن فادا

اس سال فادا ریجن کی 5 جماعتوں میں گوشت تقسیم کیا گیا جس سے 400 فیملیز مستفید ہوئیں۔

ریجن کدگو

ریجن کدگو میں 2 گائیں اور 7 بکرے قربان کیے گئے۔ ان سے 6 جماعتوں کی 550 فیملیز قربانی کے گوشت سے مستفید ہوئیں۔ مستفید ہونے والوں میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی حضرات، ہمسائے، غرباء اور کارکنان شامل تھے۔ کدگو شہر کے جیل میں بھی جماعت کی طرف سے قربانی کا جانور دیا گیا۔

ریجن ددگو

اس سال ددگو ریجن میں 3 گائیں اور 11 بکرے قربان کیے گئے۔ اس سے 14 جماعتوں کی 350 فیملیز مستفید ہوئیں۔ اس کے علاوہ ددگو شہر کے جیل میں بھی قربانی کا جانور کا تحفہ دیا گیا۔

ریجن بوبو

اس سال بوبو ریجن میں 4 گائیں اور 14 بکروں کی قربانی کی گئی۔ چنانچہ ریجن کی ایک ہزار سے زائد فیملیز قربانی کے گوشت سے مستفید ہوئیں۔

ریجن برومو

اس سال برومو ریجن میں 2 گائیں اور 9 بکرے قربان کیے گئے۔ جس سے 18 جماعتوں کے 210 گھرانے مستفید ہوئے

ریجن بانفورہ

اس سال بانفورہ ریجن میں مختلف شہروں میں جماعت کی طرف سے قربانی کی گئی۔ چنانچہ بانفورہ شہر میں گائے ذبح کی گئی اور تقریبا 50 فیملیز میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ ایک گائے کی قربانی نیگلو گو شہر میں کی گئی، وہاں بھی احمدی احباب کے ساتھ ساتھ غیر از جماعت دوستوں میں عیدی

تقسیم کی گئی۔ اس کے علاوہ ایک اور گائے کی قربانی سوباگا شہر میں کی گئی ۔ نیز تورو کورو، کوکورو، سدرادوگو، لیتی فاسو، مجراڈوگو، تاغا، چیوگرا، دونا، برگاڈوگو، لوماگارا، زفنڈوگو میں بکرے قربان کئے گئے اور افراد جماعت میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ تقریبا ہر گاؤں میں 15 سے 20 گھرانے گوشت سے مستفید ہوئے۔ بانفورہ شہر میں باربی کیو کا انتظام بھی کیا گیا جس میں 14 خدام، 6 انصار اور 35 لجنہ شامل ہوئیں۔

ریجن لیو

اس سال لیو ریجن میں 2 عدد بیل اور 8 بکروں کی قربانی کی گئی۔ چنانچہ اس سے ریجن کی 11 جماعتوں کے 1350 افراد مستفید ہوئے۔

ریجن ٹونگاں

اس سال ٹونگاں ریجن میں ایک گائے اور 7 بھیڑوں کی قربانی کی گئی۔ چنانچہ قربانی کا گوشت 11 جماعتوں کے 213 فیملیز تک پہنچایا گیا۔ ریجن کی مختلف جماعتوں میں باقاعدہ نماز عید ادا کی گئی جن میں 1173 افراد شامل ہوئے۔

ریجن وایوگیا

وایوگیا ریجن میں اس سال 2 گائیں اور 7 بھیڑوں کی قربانی کی گئی۔ قربانی کے گوشت سے 400 گھرانے مستفید ہوئے۔

ریجن گاوا

اس سال گاوا ریجن کی 10 جماعتوں کے 460 افراد میں گوشت تقسیم کیا گیا۔

رپورٹ: انصر رضا، واقفِ زندگی۔ نمائندہ الفضل آن لائن کینیڈا

احمدیہ بین الاقوامی کھیلیں۔ کینیڈا

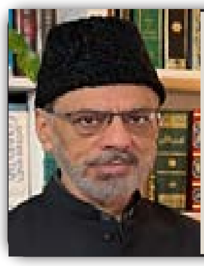

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کے زیر اہتمام پہلی احمدیہ بین الاقوامی کھیلوں کا انعقاد مؤرخہ 26 جون تا یکم جولائی ہوا، الحمدللہ۔ اس ٹورنامنٹ میں کرکٹ، ہاکی، فٹبال، بیس بال، والی بال، تیراکی، بیڈمنٹن، ٹینس، سکواش، گالف، سائکلنگ، کبڈی اور ایتھلیٹکس سمیت 25 کھیلوں کو شامل کیا گیا جن میں بعض کھیلیں کینیڈا میں تنظیمی پلیٹ فارم پر پہلی مرتبہ متعارف کرائی گئیں۔ کئی خدام نے ان نئی کھیلوں کو شامل کرنے اور ان کھیلوں کا شعور اجاگر کرنے پر بہت مثبت تأثرات کا اظہار کیا۔

اس ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب 26 جون بروز اتوار منعقد ہوئی جس کی صدارت مکرم و محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ اس تقریب سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ کا عَلَم بھی لہرایا گیا۔

اس ٹورنامنٹ میں Belize, US, UK, Finland Paraguay,Honduras,Guatemala سے ممبران نے شمولیت اختیار کی۔ صدر صاحب جماعت Finland اور نائب امیر صاحب یوکے نے بھی اس میں شمولیت اختیار کی۔ اسی طرح مربیان کرام پر مبنی ٹیم نے بھی مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔ اسی طرح یہاں کی councillor municipal اور Ontario کے Education minister نے بھی اس ٹورنامنٹ کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔

منگل کی رات ایک خاص پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں خدام اور اطفال نے bonfire کے گرد اکٹھے بیٹھ کر خلافت احمدیہ کے ساتھ اپنے ایمان افروز واقعات ایک دوسرے سے share کئے۔ حاضرین کے لئے BBQ اور کشمیری چائے کا انتظام کیا گیا، جسے بہت پسند کیا گیا۔ اس پروگرام کی کامیابی کے بعد اسی طرح کا ایک اور پروگرام بروز جمعرات مکرم امیر صاحب جماعت کینیڈا کے ساتھ بھی منعقد کیا گیا جس میں خدام اور اطفال کو امیر صاحب کے علاوہ مربیان کرام کے ایک پینل سے سوال و جواب کا موقع دیا گیا۔ ان دونوں مواقع پر، ہر ایک پروگرام میں تقریباً 500 خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ کئی شاملین نے ایک سے زائد کھیلوں میں حصہ لیا۔

اس ٹورنامنٹ میں کھلاڑیوں کے ساتھ ساتھ، ڈیوٹی دینے والے، میچز کو دیکھنے والے اور تربیتی پروگراموں سے مستفیض ہونے والے خدام کی تعداد تقریباً 1,714 کے قریب رہی۔ اس کے علاوہ اطفال اور انصار بھی ان پروگراموں میں شامل ہوئے۔

ٹورنامنٹ میں مختلف ریجنز سے شامل ہونے والے خدام اور ناظمین اور معاونین کے لئے، مکرم امیر صاحب اور مکرم مشنری انچارج صاحب کے ساتھ ایک عشائیہ کا بھی انتظام کیا گیا جس میں جماعتی نیشنل مجلس عاملہ ممبران، انصار اللہ نیشنل مجلس عاملہ ممبران، MTA کے ممبران، واقفین زندگی، مربیان کرام اور اساتذہ جامعہ احمدیہ کینیڈا کو بھی دعوت دی گئی۔

اسی طرح MKAC Studios کے تحت اس ٹورنامنٹ کی 20 وڈیوز YouTube پر upload کی جاچکی ہیں جن کو اب تک 9,285 سے زائد لوگوں نے دیکھا ہے۔ اسی طرح مزید وڈیوز پر کام کیا جارہا ہے۔ 3 پروگراموں کی live streaming بھی کی گئی۔ اسی طرح Twitter پر بھی اس کی تشہیر کی گئی اور اب تک 41,600 سے زائد لوگوں تک اس کی رسائی ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اس ٹورنامنٹ کی 1,131 تصاویر خدام الاحمدیہ کی website پر رکھی گئیں تا کہ خدام اپنے ان یادگار لمحات کو محفوظ کرسکیں۔ اس کے علاوہ لوکل اخبارات Toronto Star, Vaughan Citizen میں اور ایک ٹی وی چینل CTV News نے بھی اس ٹورنامنٹ کی coverage کی۔

اختتامی تقریب جمعہ کی شام کو، مغرب اور عشاء سے قبل منعقد کی گئی۔ مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اس کی صدارت کی اور جیتنے والی ٹیمز اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

اس ٹورنامنٹ کی وجہ سے کئی نئے خدام جو عموماً پروگرامز میں شامل نہیں ہوتے، وہ کھیلوں کی وجہ سے باہر آئے اور مختلف تربیتی پروگرامز سے مستفیض ہوئے، جو اس ٹورنامنٹ کے دوران رکھے گئے تھے۔ اسی طرح کئی خدام کی، ان کی پسندیدہ کھیل کے حوالے سے دوسرے خدام سے جان پہچان ہوئی اور کھلاڑیوں کے اچھے گروپس بنے، الحمدللہ۔

اسی طرح کئی ناظمین، نائب ناظمین، منتظمین اور معاونین نے دن رات ڈیوٹیاں سرانجام دے کر اسے کامیاب بنانے کی کوشش کی اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھے۔

اس ٹورنامنٹ کے ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین کی حوصلہ افزائی کے لئے ٹورنامنٹ کے بعد ایک boating trip کا بھی انتظام کیا گیا جس سے وہ بہت لطف اندوز ہوئے۔

قارئین الفضل آن لائن سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ٹورنامنٹ میں تمام کام کرنے والے خدام اور اطفال اور اس میں شامل ہونے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے اور ہماری ان ادنیٰ کاوشوں میں برکت ڈالتے ہوئے اس ٹورنامنٹ کے نیک نتائج سامنے لائے اور ایسی مزید کھیلوں اور صحت مندانہ سرگرمیوں کے انعقاد کی توفیق فرماتا رہے آمین۔

عدنان اشرف ورک

حضرت محمدؐ کو ’’خاتم النبیین‘‘ کہنے کی وجہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ (الاحزاب:41) ترجمہ: محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (یعنی سب نبیوں سے افضل) ہیں۔ غیر احمدی مسلمان اس آیت سے یہ مراد لیتے ہیں کہ آپؐ خاتم النبیین یعنی نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں اس لیے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

آپ حیران ہونگے کہ غیر احمدی مرکب لفظ ’’خاتم النبیین‘‘ سے نبوت بند ہونے کا استدلال کرتے ہیں حالانکہ یہ تو نبوت کے جاری ہونے کی دلیل ہے عربی زبان میں ایک لفظ کے کئی معانی ہوتے ہیں۔ بعض جگہ وہ سارے معانی ہی استعمال ہو کر الگ الگ مفہوم ادا کرتے ہیں اور بعض جگہ پر سارے معانی کی بجائے کچھ معانی استعمال ہوسکتے ہیں ’’خاتم النبیین‘‘ کا مطلب نبیوں میں افضل، نبیوں کی مہر اور خاص قسم کے نبیوں (یعنی شرعی نبیوں) کو ختم کرنے والا ہے۔ خاتم النبیین کے بھی سارے معانی اس آیت میں استعمال ہوسکتے ہیں کیونکہ سب معانی میں فضیلت کا مفہوم یکساں طور پر پایا جاتا ہے لیکن نبیوں میں افضل ہونے کا معنی یہاں اولا ہے۔ فضیلت کیلئے اس لقب کا استعمال عربی زبان میں عام ہے جیسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاتم الاولیاء (ولیوں میں افضل)، حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کو خاتم المحدثین (حدیثیں جمع کرنے والوں میں افضل) کہتے ہیں۔

کسی بھی لفظ یا جملہ کا صحیح مطلب سمجھنے کے لئے اس کے پس منظر یا سیاق و سباق کا پتہ ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ پس منظر یہ ہے کہ مخالفین آپؐ کو طعنہ دیتے تھے کہ آپکا بیٹا کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اسکے جواب میں فرمایا کہ محمدؐ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں یعنی ظاہری باپ ہونا کوئی وجہ فضیلت نہیں (کیونکہ جسمانی اولاد بعض دفعہ بدنامی کا باعث بھی بن جاتی ہے نیز نبیوں کی اصل اولاد ان پر ایمان لانے والے نیک وجود ہوتے ہیں وگرنہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کے سگے جسمانی بیٹے جو ایمان نہیں لایا تھا کے متعلق فرمایا کہ وہ تمہارے اہل و عیال میں سے نہیں ہے) پھر فرمایا ولکن رسول اللہ یعنی محمدؐ اللہ کے رسول یعنی تمہارے روحانی باپ ہیں اس نے نیک روحانی بیٹے پیدا کیے ہیں۔ رسول قوم کا روحانی باپ ہوتا ہے اور اس کی بیویاں قوم کی روحانی مائیں ہوتی ہیں۔ پھر فرمایا وخاتم النبیین یعنی اسکی فضیلت صرف اتنی نہیں کہ اس نے صرف روحانی بیٹے پیدا کیے ہیں بلکہ وہ تو سب نبیوں سے افضل ہے نبیوں کا بھی روحانی باپ ہے یعنی وہ نبی بھی پیدا کرے گا۔ لہٰذا اگر آپؐ کی کامل پیروی سے آپؐ کی روحانی اولاد میں سے کوئی نبی نہ ہو تو پھر آپؐ نبیوں کے باپ نہیں کہلا سکتے کیونکہ بات یہ ہو رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی ظاہری اولاد کا انکار کر کے اس سے بہتر اولاد دینے کا ذکر کر رہا ہے اور آیت کا مفہوم بھی سمجھ میں آرہا ہے۔ اگر غیر احمدیوں کے ترجمہ کی طرف جائیں تو دونوں باتوں میں کوئی جوڑ نہیں بنتا یعنی محمدؐ مردوں میں کسی کے باپ نہیں اور وہ اللہ کے رسول ہیں اور انہوں نے نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اب باپ نہ ہونے کا نبیوں کے ختم کرنے سے کیا تعلق ہے؟ ایک بے جوڑ سی بات لگتی ہے۔ لہٰذا جس لہٰ میں مضمون چل رہا ہے اس میں خاتم النبیین کا مطلب نبیوں کا باپ ہے۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

رپورٹ: ذیشان محمود۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون

پہلا آن لائن جلسہ یوم خلافت زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون

دنیا کی ترقی کی رفتار بڑھتی جا رہی ہے۔ مغربی افریقی ملک سیرالیون بھی آہستہ آہستہ اس دور میں داخل ہو رہا ہے۔ نیشنل سطح پر آن لائن میٹنگز کا اہتمام کرونا کے سبب جاری ہو چکا تھا۔ اسی ضمن میں مؤرخہ 28 مئی 2022ء بروز ہفتہ مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے تحت ZOOM کے ذریعہ پہلے آن لائن جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔ ریجنل اور انفرادی طور پر خدام جمع ہوئے تھے۔ جلسہ سے قبل انفوگرافکس کے ذریعہ اس جلسہ کی تشہیر کی گئی تھی۔

جلسے کا باقاعدہ آغاز صبح 10 بجے مکرم محمد مورث کمارا صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کی صدارت میں ہوا۔ مولوی فودے بشیر کمارا صاحب نے آیت استخلاف کی تلاوت و کریول ترجمہ پیش کیا اور مکرم طاہر کامران صاحب نے حدیث خلافت علیٰ منہاج النبوۃ مع کریول ترجمہ پیش کی۔ جس کے بعد اطفال کے گروپ نے ترانۂ خلافت پیش کیا۔ پروگرام کا یہ حصہ ہیڈ کوارٹر فری ٹاون ریجن سے پیش کیا گیا۔

پروگرام کی پہلی تقریر مولوی حمید علی بنگورا صاحب (مبلغ سلسلہ و مہتمم اطفال) نے بو ریجن سے ’’خلافت اور خلفائے احمدیت کا تعارف‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد مولوی ابوبکر کمارا صاحب (مہتمم تربیت) نے مکینی ریجن سے ’’حضور انور کو خط لکھنے کی اہمیت و ضرورت اور برکات‘‘ پر تقریر کی۔ یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ شعبہ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ سیرالیون کے تحت یکم رمضان المبارک سے گوگل فارمز کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ کو خط لکھنے کی سہولت دی گئی ہے۔ جس میں صرف اپنا پیغام اور نام پتہ لکھنا ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خدام کے علاوہ دیگر احباب نے اس طریق کو بہت پسند کیا اور سراہا ہے۔

پروگرام کے مطابق مکرم صدر صاحب مجلس نے ’’ایک برکتِ خلافت: قبولیت دعا‘‘ کے موضوع پر خطاب کیا۔ تمام تقاریر کریول زبان میں ہوئیں۔ آخر میں صدر صاحب مجلس کے ساتھ تمام شاملین نے کھڑے ہوکر عہد خلافت دہرایا۔ اور دعا سے اس بابرکت محفل کا اختتام ہوا۔

اس پروگرام میں مختلف ریجنز کی مجالس سے 182 خدام و اطفال شامل ہوئے۔ BO ریجن کے خدام و اطفال جامعہ ہال میں اکٹھے ہوئے۔ قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ خدام نے رکشہ میں بھی بیٹھ کر بھی جلسہ سنا۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی ایسے پروگرام منعقد کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

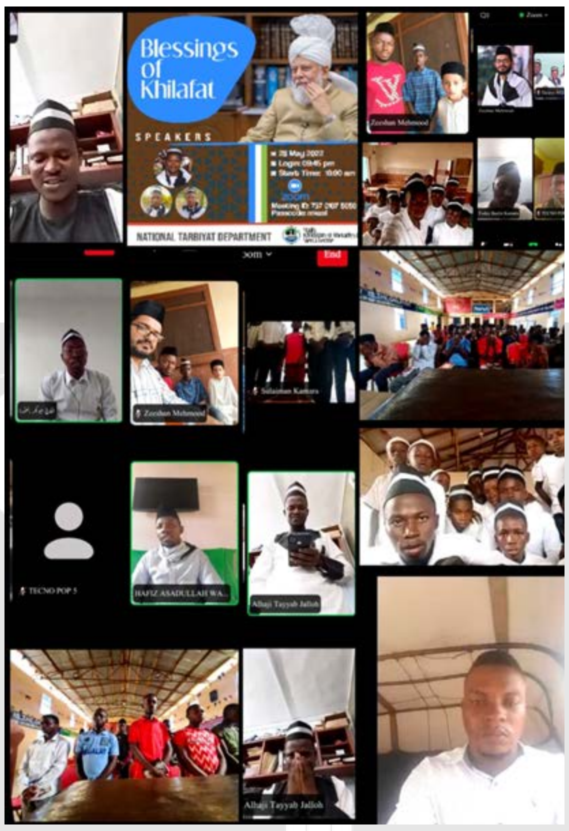

ایک سبق آموز بات

معاشرہ آپس کے تعلقات اور لین دین سے بنتا ہے۔ پاکستان اور ایسے ہی دوسرے مسلمان ممالک میں تو ایک دوسرے سے بوقت ضرورت کسی چیز کے عاریتًا لینے اور دینے کا رواج عام ہے اور لوگ اس بات میں خوشی بھی محسوس کرتے ہیں لیکن یورپین اور مغربی ممالک میں چونکہ ایسا معاشرہ نہیں ہے اس لیے یہاں رہنے سے یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ لوگ اس عادت کو بھول جائیں یا پس وپیش کریں، ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے کہ اللہ نے مانگنے والے کو دھتکارنے اور عام استعمال کی چیزوں کو عاریتًا نہ دینے والوں کو سورۃ الماعون میں ڈرایا ہے۔

طاہر احمد۔ نمائندہ الفضل آن لائن فن لینڈ

فقہی کارنر

نکاح کی شرط تقویٰ و طہارت

ایک شخص نے حضرت صاحبؑ (حضرت مسیح موعودؑ) کی خدمت میں سوال پیش کیا کہ غیر سیّد کو سیّدانی سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ نے نکاح کے واسطے جو محرمات بیان کئے ہیں ان میں کہیں یہ نہیں لکھا کہ مومن کے واسطے سیّد زادی حرام ہے۔ علاوہ ازیں نکاح کے واسطے طیبات کو تلاش کرنا چاہئے اور اس لحاظ سے سید زادی کا ہونا بشرطیکہ تقویٰ و طہارت کے لوازمات اس میں ہوں افضل ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ سید کا لفظ اولادحسین کے واسطے ہمارے ملک میں ہی خاص ہے، ورنہ عرب میں سب بزرگوں کو سید کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، سب سید ہی تھے اور حضرت علیؓ کی ایک لڑکی حضرت عمرؓ کے گھر میں تھی اور حضرت رسول کریم ﷺ کی ایک لڑکی حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئی تھی اور اس کی وفات کے بعد پھر دوسری لڑکی بھی حضرت عثمانؓ سے بیاہی گئی تھی۔ بس اس عمل سے یہ مسئلہ بآسانی حل ہوسکتا ہے۔ جاہلوں کے درمیان یہ بات مشہور ہے کہ اُمتی سیّدانی کے ساتھ نکاح نہ کرے حالانکہ اُمتی میں تو ہر ایک مومن شامل ہے خواہ وہ سیّد ہو یا غیر سیّد۔

(اخبار بدر نمبر 7 جلد 6 مؤرخہ 14 فروری 1907ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

طلوع وغروب آفتاب

9/اگست 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:12	19:06
مدینہ منورہ	04:03	19:14
قادیان	03:45	19:38
ربوہ	03:25	19:18
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:19	21:23